Regd. S. I. No 871

رجسٹرڈ ایل پی نمبر ۱۸۷

جلد ۳ || ۱۴ شہادت ۱۳۳۳ہش - ۱۰ شعبان ۱۳۷۳ھ مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۵۴ء || نمبر ۱۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تازہ اطلاع

قادیان ۹ اپریل - آج حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف سے ذیل کا برقیہ موصول ہوا جو آپ کی طرف سے ربوہ سے ایک ہفتہ قبل ارسال کیا گیا تھا۔

"حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے زخم کی پٹی اتار دی گئی ہے اور زخم اچھا ہو گیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک حمداً کثیراً ابھی خفیف حرارت اور ضعف کے آثار ابھی باقی ہیں"۔ — احباب دردِ دل سے حضور کی کامل شفایابی اور درازی عمر اور جماعتی ترقی اور حفاظت کے لئے دعائیں فرماتے رہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"چونکہ مسلمان اسلام کے ابتدائی زمانہ میں تھوڑے تھے۔ اس لئے ان کے مخالفوں نے بباعث اس تکبر کے جو فطرتاً ایسے فرقوں کے دل اور دماغ میں جاگزین ہوتا ہے جو اپنے تئیں دولت میں۔ مال میں۔ کثرتِ جماعت میں۔ عزت میں۔ مرتبہ میں دوسرے فرقہ سے برتر خیال کرتے ہیں۔ اس وقت کے مسلمانوں یعنی صحابہؓ سے سخت دشمنی کا برتاؤ کیا اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ یہ آسمانی پودہ زمین پر قائم ہو۔ بلکہ وہ ان راستبازوں کے ہلاک کرنے کے لئے ناخنوں تک کا زور لگا رہے تھے اور کوئی دقیقہ آزار رسانی کا اٹھا نہیں رکھا تھا اور ان کو خوف یہ تھا کہ ایسا نہ ہو اس مذہب کے پیر جم جائیں اور پھر اس کی ترقی ہمارے مذہب اور قوم کی بربادی کا موجب ہو جائے۔ سو اسی خوف سے جو ان کے دلوں میں ایک رعب ناک صورت میں بیٹھ گیا تھا۔ نہایت جابرانہ اور ظالمانہ کارروائیاں ان سے ظہور میں آئیں۔ اور انہوں نے دردناک طریقوں سے اکثر مسلمانوں کو ہلاک کیا۔ اور ایک زمانۂ دراز تک جو تیرہ برس کی مدت تھی ان کی طرف سے یہی کارروائی رہی۔ اور نہایت بے رحمی کی طرز سے خدا کی وفادار بندے اور نوعِ انسان کے فخر ان شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے۔ اور یتیم بچے اور عاجز اور مسکین عورتیں کوچوں اور گلیوں میں ذبح کئے گئے۔ اس پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے قطعی طور پر یہ تاکید تھی کہ شر کا ہرگز مقابلہ نہ کرو۔ چنانچہ ان برگزیدہ راستبازوں نے ایسا ہی کیا۔ ان کے خونوں سے کوچے سرخ ہو گئے پر انہوں نے دم نہ مارا۔ وہ قربانیوں کی طرح ذبح کئے گئے۔ پر انہوں نے آہ نہ کی۔ خدا کے پاک اور مقدس رسول کو جس پر زمین اور آسمان سے بے شمار سلام ہیں بارہا پتھر مار کر خون سے آلودہ کیا گیا۔ مگر اس صدق اور استقامت کے پہاڑ نے ان تمام آزاروں کی دلی انشراح اور محبت سے برداشت کی اور ان صابرانہ اور عاجزانہ روشوں سے مخالفوں کی شوخی دن بدن بڑھتی گئی۔ اور انہوں نے اس مقدس جماعت کو اپنا ایک شکار سمجھ لیا" (رسالہ جہاد صفحہ ۲)

حضرت امام جماعت احمدیہ حملہ کے متعلق پریس کی آراء

ایک عرصہ سے پاکستان میں معاندینِ احمدیت اپنے بغض و عناد کا اظہار کرتے رہے۔ اور انہوں نے احمدیوں کو غیر مسلم اور واجب القتل قرار دیا چنانچہ اس کے نتیجہ میں گزشتہ سال جو طوفان بدتمیزی مچایا گیا اور ایک ایک احمدی کے خون کی ہولی کھیلنے کی کوشش کی گئی۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اسلام جیسے مذہب کے نام پر ایسی انتہائی غیر اسلامی اور غیر مذہبی حرکات سے ابھی ان کا کلیجہ ٹھنڈا نہ ہوا تھا اس لئے ایک ناہنجار نے ہمارے پیارے امام پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ اس مذموم حرکت کو نہ صرف پاکستانی پریس نے متعدد طور پر ظالمانہ قرار دیا ہے۔ بلکہ ہندوستان کے انگریزی اردو اور ہندی پریس نے بھی اس پر انتہائی ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ پریس عوام کی نمائندگی بھی کرتا ہے اور صحیح رہنمائی بھی۔ اس لئے جماعت احمدیہ جو ہمیشہ امن و سلامتی کی فضا کو مکدر کئے جانے کی مخالف رہی ہے دونوں ممالک کے پریس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ نہ صرف ہماری ہی تمنا ہے بلکہ ہر شریف انسان کی یہی تمنا ہونی چاہیئے۔ کہ دنیا میں ایسی فضاء پیدا ہو جائے کہ ہر شخص کو مذہبی آزادی حاصل ہو اور کسی قسم کا جبر و تشدد نہ ہو۔ اس لحاظ سے ہم ان آراء کو ایک نیک شگون کے رنگ میں دیکھتے ہیں۔ البتہ حالات جو کچھ بیان کئے گئے ہیں ہمیں ان کی صحت و عدم صحت کے متعلق کچھ علم نہیں۔

پریس کے کچھ اقتباسات گذشتہ اشاعت میں درج کئے جا چکے ہیں۔ چند ایک ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

روزنامہ "ملاپ" حیدرآباد دکن مورخہ ۱۵ مارچ ۵۴ء نے زیر عنوان "مرزا صاحب پر حملہ" لکھا:۔

"دس مارچ کی شام کو ضلع جھنگ کے ایک گاؤں "ربوہ" میں جو پاکستان کے اندر احمدیوں کا ہیڈ کوارٹر ہے مرزا بشیر الدین احمد نماز ادا کرنے کے بعد مسجد سے باہر آ رہے تھے کہ کسی "ایماندار مسلمان" نے ان پر چھرے سے حملہ کر دیا۔ اپنی قسمت سے وہ بچ گئے حملہ آور کی کرپا سے نہیں۔ اس بات کو سنتے ہی سارے مغربی پاکستان میں ایک بار پھر بے چینی جاگ اٹھی ...... قادیانی دکانیں خطرہ میں پڑ گئیں ...... معلوم ہوتا ہے کہ تعصب اور جنون کی آگ پاکستان کو کسی بھی وقت چین سے بیٹھنے نہیں دے گی مذہب کا تعلق آتما اور پرمیشور سے ہے ... ... سیاست میں گھسیٹنے کے لئے اس چیز کو جو انسان کو اوپر لے جانے کے لئے پیدا ہوئی تھی۔ نفرت اور حقارت کا سادھن بنا دیا ہے۔ جس چیز سے انسان کو انسان سے محبت کرنا سیکھنا چاہیئے تھا اسی سے وہ نفرت کی آگ میں جل اٹھا ہے .... عملی طور پر قادیانی اتنے ہی اچھے مسلمان ہیں جتنے کہ اور لوگ۔ یورپ اور ایشیا کے اندر زمانہ جدید میں اسلام کی تبلیغ کے لئے بیچارے قادیانیوں نے جو کچھ کیا وہ شاید مسلمانوں کا اور کوئی طبقہ کبھی کر نہیں سکا۔ برلن میں۔ لنڈن میں اور واشنگٹن میں ہر جگہ آپ کو قادیانی مسجدیں ملیں گی۔ شکاگو میں میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہاں کئی ہزار مسلمان رہتے ہیں۔ نسل کے لحاظ سے وہ سب کے سب نیگرو ہیں۔ قادیانیوں نے جب دیکھا کہ امریکہ کے نسلی امتیاز سے وہ تنگ ہیں۔ تو انہیں مسلمان ہو جانے کی ترغیب دی۔ چنانچہ اب وہ باقاعدہ مسلمان ہیں ...... مذہبی طور پر ان (پاکستانی احمدیوں) اور عام مسلمانوں کے درمیان تھوڑا سا اختلاف ہے۔ اس حالت کو دیکھتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے کہ پاکستان میں کوئی بھی اقلیت محفوظ ہے ...... (ملاپ)"

کوئٹہ کا ہفتہ وار اخبار "ایثار" اپنی اشاعت مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۵۴ء (جلد ۱ نمبر ۱۲) میں "لکم دینکم ولی دین" کے زیر عنوان رقمطراز ہے کہ:۔

"قادیانی فرقہ کے پیشوا مرزا بشیر الدین محمود پر قاتلانہ حملہ کی اطلاع ملی ہے۔ ابھی تک اس کا پس منظر معلوم نہ ہو سکا۔ اور نہ اس عقدہ کی گرہ کشائی ہوئی ہے کہ یہ ایک فرد واحد کا انفرادی فعل تھا یا کسی منظم سازش کا نتیجہ۔ بہرکیف یہ حادثہ انتہائی افسوسناک ہے اور قادیانیت سے اختلاف رائے رکھنے کے باوجود ہم اس قسم کی انتہاپسندی کی مذمت کرتے ہیں۔ تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ نظریۂ حیات خواہ کیسا ہی ہو کبھی تشدد و قتل و غارت گری سے ختم نہیں ہوا بلکہ حق و باطل طاغوت و ایمان کے تصادم میں ہمیشہ نظریہ اور نظریہ کی آویزش رہی ہے۔ اور جو بھی نظریہ حیات انسانی کے مطابق اور انسانیت کے موافق رہا ہے ... وہ دوسرے تمام نظریات پر حاوی ہو گیا ہے۔ خود مذہب اسلام نے تشدد و بربریت اور جبر کے خلاف جہاد کرنے کی تاکید کی ہے۔ اور واشگاف الفاظ میں دین میں جبر کرنے کے خلاف فتویٰ دیا ہے۔ سورۃ الکٰفرون خود رواداری رواداری اور ہمدردی و صلح کی تعلیم دیتی ہے۔ لکم دینکم ولی دین۔

ان تمام حقائق و معارف کی روشنی میں موصوف پر حملہ انتہائی شرمناک امر ہے اور ایک مجنونانہ فعل ہے۔ اور اس قسم کے تشدد سے مسائل کا حل تلاش کرنا انتہائی غلط ہے"۔

بھائی عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

اخبارِ احمدیت!

ربوہ ۲۰ مارچ ۔ سوئٹزرلینڈ میں احمدیہ مشن کے انچارج مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔ اے نے بتایا کہ یورپ میں جہاں احمدیہ مشن موجود ہیں وہاں مساجد تعمیر کی جائیں گی

—— اینٹی احمدیہ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت ۱۰ اپریل تک اپنی رپورٹ صوبائی حکومت کو پیش کر دے گی

—— مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے انچارج امریکہ مشن مذاہب کانفرنس میں شمولیت کے لئے جاپان پہنچ گئے احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں ۔

—— ۲۹ مارچ ۔ مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب فاضل مبلغ مشرقی افریقہ میں ۷ سال تبلیغ کرنے کے بعد مع اہلیہ محترمہ ربوہ تشریف لائے ۔ احباب سٹیشن پر اپنے مجاہد بھائی کا استقبال کیا ۔

—— ۱۶ تا ۱۸ اپریل کو جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت بمقام ربوہ ہو گی ۔

—— سنہ ۱۹۵۳ء میں گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) میں افریقی اور پاکستانی مبلغین نے بیس ہزار میل سفر کر کے ۷۷۶ گاؤں میں تبلیغ کی ۔ ۵۴۹ لیکچر دیئے جن کو مجموعی طور پر ستانوے ہزار سے زائد اشخاص نے سنا ۔ گیارہ ہزار چھ نفوس کو انفرادی طور پر تبلیغ کی ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ صد ننانوے افراد سلسلہ میں داخل ہوئے ۔ تبلیغی کام کے ساتھ تعلیم و تربیت اور فراہمی چندہ جات کا کام بھی انہوں نے کیا ۔ ۷۰۰ میل سفر کیا ۔

علاقہ اکرا ۔ وزراء ۔ مسلمان لیڈروں ۔ مختلف محکموں کے یورپین اور امریکی افسران ۔ انڈین کمشنر اور ہندوستانی تاجروں کو مولوی عبد القدیر صاحب شاہد اور میاں مولا بخش صاحب باورچی (درویش قادیان) نے اکرا اور اس کے مضافات میں تبلیغ کی ۔ سالٹ پونڈ کی مرکزی مسجد کے لئے چندہ جمع کر کے ڈیڑھ صد پونڈ کے قریب بھجوا دیئے ۔ تین ہزار پمفلٹ تقسیم کئے ۔

کماسی و اشانٹی ان علاقوں میں مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے پانچ پمفلٹ سترہ ہزار کی تعداد میں شائع کئے اور وزراء ۔ ایڈیٹران ۔ بیرونی ممالک کے قونصلوں ۔ یونیورسٹی کالج کے سٹاف ۔ پرنسپلوں ۔ عیسائی مشن کے انچارجوں میں بھی تقسیم کئے ۔ گولڈ کوسٹ کی یونیورسٹی

کالج کی لائبریریوں میں اٹھارہ کتب رکھوائی گئیں ۔ جن میں ٹیچنگز آف اسلام ۔ احمدیت اور انگریزی ترجمۃ القرآن کی دونوں جلدیں بھی شامل تھیں ۔ ایک روزنامچہ میں پانچ مضامین ۔ اور بعض اور اخبارات میں سلسلہ کے متعلق اطلاعات شائع ہوئیں ۔ مدارس ۔ کالجوں اور مختلف سوسائٹیوں میں اور پبلک طور پر تقریریں کی گئیں ۔

بادشاہ اشانٹی اور اس کے اکابر کو تبلیغ کی گئی ۔ شاہ مذکور نے احمدیہ کالج کی بنیاد رکھی ۔ کماسی کے احمدیہ کالج میں وزیر اعظم کو قرآن مجید انگریزی کی دوسری جلد پیش کی گئی ۔ ڈاکٹر سفیر الدین صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی اپنے مفوضہ کام کے علاوہ دیگر مساعی میں بھی شریک ہوتے رہے ۔ انہوں نے بعض ممتاز شہریوں سے کالج میں لیکچر دلوائے ۔ ایک دفعہ کالج میں تقسیم اسناد کی صدارت کی ۔ برٹش کونسل کے ڈائرکٹر کی درخواست پر برٹش کونسل میں تقریر کی ۔ آکرا میں گا قوم میں اتحاد کے موقع پر وزیر اعظم نے جماعت احمدیہ سے دعا کی درخواست کی ۔ تاج پوشی کے موقعہ پر شاہ اشانٹی نے اکابرین کی دعوت کی اور ڈائرکٹر کو بھی مدعو کیا ۔ وہاں شاہ موصوف کو حضرت امیر المومنین

ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک خط دیا ۔ یہ پہلا ہے جس کالج کا بجٹ بچت والا تھا ۔ ۸۴ پونڈ بچت ہوئی ۔ یہاں کی سکاؤٹس کی مجلس عاملہ کے ڈائرکٹر ممبر ہیں ۔ اسی طرح ملکہ کی تاجپوشی کے موقعہ پر تاجپوشی کمیٹی کے بھی ممبر تھے ۔

شاہ اشانٹی نے جب کالج کی بنیاد رکھی تو ڈاکٹر صاحب نے بورڈ پر دنیا کا نقشہ لگا کر جماعت کے مشن دکھائے ۔ وزیر اعظم جب معائنہ کے لئے آئے ۔ تو بہت متاثر ہوئے اور اس کا اظہار اپنی تقریر میں بھی کیا ۔

مولوی مسعود احمد صاحب دہلوی وائس پرنسپل نے علاوہ مفوضہ کام ممتاز بیرسٹروں ۔ ڈپٹی منسٹر ڈائرکٹر برٹش کونسل وغیرہم اعلیٰ طبقہ میں تبلیغ کی دسمبر میں کماسی میں مغربی افریقہ کالونیز کی کانفرنس میں شرکت کے لئے نائیجیریا سیرالیون ، گیمبیا اور لائبیریا کے نمائندے اور سیاسی لیڈر آئے ان کے اعزاز میں شاہ اشانٹی نے دعوت کی جس میں مولوی صاحب موصوف بھی موجود تھے علاوہ

ان لیڈروں کے وزراء وغیرہ سے آپ نے ملاقات کی ۔

مولوی نذیر احمد صاحب مبشر امیر و مبلغ انچارج نے ۱۸۴۸ میل کا سفر کر کے ۳۹ مقامات کا دورہ کیا ۔ ہزار ٹریکٹ تقسیم کئے ۔ شاہ اشانٹی اور نیز اعلیٰ طبقہ کے افراد سے ملاقاتیں کیں ۔ شاہ اشانٹی نے جس وقت کماسی سیکنڈری سکول کی بنیاد رکھی ۔ اس سے قبل مولوی صاحب نے دعا کی ۔ اور اس موقع پر تلاوت قرآن مجید اور تقاریر کی گئیں ۔ شاہ اشانٹی نے تقریر میں جماعت احمدیہ کی بہت تعریف کی ۔ اور ایک سو پونڈ عطیہ دیا ۔ وزیر اعظم گولڈ کوسٹ نے جب اس سکول کا معائنہ کیا ۔ تو یہ تقریب مولوی صاحب موصوف کی صدارت میں ہوئی ۔ جس میں آپ نے بھی تقریر کی ۔ اور ان کی خدمت میں ترجمۃ القرآن پیش کیا ۔ کئی ہزار اشخاص کی حاضری تھی بذریعہ ریڈیو تقاریر نشر ہوئیں اور اخبارات میں روئیداد مع تعداد شائع ہوئیں ۔ سالٹ پونڈ میں احمدیہ مرکزی مسجد ۹۸ فٹ لمبی اور ۷۵ فٹ چوڑی مکمل ہوئی ۔

گولڈ کوسٹ میں مرکز کی طرف سے چند سال سے مولوی صالح محمد صاحب فاضل اور مولوی عبد اللطیف صاحب فاضل تجارت کرتے ہیں ۔

احباب مبلغین کی سعادت دارین اور جماعت کی ترقیات اور برکت کے لئے دعا فرماتے رہیں ۔

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود

از مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل لاہور

مثیلِ مسیحؑ و مثیلِ عمرؓ — مقدر تھا مجروح ہوتا مگر
یہ فرما چکے ہیں امام انام — علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام
تمنا نہ دشمن کی بر آئیگی — ہمیں دی گئی ہے "کلیدِ ظفر"
ارادوں میں ناکام دشمن رہے — یہ مکتوب ہے لوحِ محفوظ پر
اگرچہ ہے مضطر غم و حزن سے — تسلی ہے اکمل کے دل میں مگر
کہ ربی علیٰ کل شیءٍ حفیظ[1] — تفاول سے قرآں میں پائی خبر

چہل سال عمرِ خلافت گذشت[2] — بلوغ المرام سے سنت نزدیک تر
بہ سی سال دہ سال مصلح فزود[3] — ہمیں دورِ موسیٰ[4] و فضلِ عمرؓ[5]
بہ آیات تسعہ مشرف شدیم — فادعو لنا ایّھا المنتظر
چو نامت بہ اکنافِ عالم رسید — شدہ باز ایمان حق جلوہ گر

[1] بحالتِ اضطرار ۱۱ مارچ کو قرآن مجید کھولا تو یہ نکلا۔
[2] ۱۹۱۴ء تا ۱۹۴۴ء ۔ [3] ۱۹۴۴ء تا ۱۹۵۴ء ۔
[4] یاتی علیک زمن کمثل زمن موسی [5] (سبز اشتہار)

عدالتی کمشن کی رپورٹ

پاکستان ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اینٹی احمدیہ فسادات کی تحقیقات کے لئے جو عدالتی کمشن مقرر ہوا تھا ۔ اس نے ایک ہزار انیس صفحات پر مشتمل رپورٹ حکومت کے حوالہ کر دی ہے ۔ اور اس کے کسی حصہ کو مخفی رکھنے کی سفارش نہیں کی ۔

اخبار احمدیہ

۸ اپریل ۔ جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب چند روز کے لئے ربوہ تشریف لے گئے ۔

زائرین قادیان

۱۴ اپریل ۔ برادر عبد الشکور صاحب کنزے جرمن نو مسلم اور برادر عبد الشکور صاحب ریش امریکن نو مسلم ربوہ سے زیارت قادیان کے لئے تشریف لائے ۔ درویشان قادیان نے حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی قائمقام ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی زیر سرکردگی مہمانخانہ کے گیٹ پر اپنے معزز بھائیوں کا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا ۔ ہر دو صاحبان نے ۱۶ اپریل کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں اپنے قبول احمدیت کے ایمان افزا حالات سنائے ۔ ۱۱ اپریل کو واپس

۷ اپریل مکرم خواجہ محمد عبد اللہ صاحب (خلف حضرت خواجہ عبد الرحمٰن صاحب میر ریٹائرڈ پرانسپل امیر کشمیر مرحوم) راولپنڈی سے وارد دار الامان ہوئے ۔

۱۰ اپریل مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم ۔ اے ۔ سپرنٹنڈنٹ تعلیم الاسلام کالج آج لاہور کے لئے واپس روانہ ہو گئے ۔ ۱۱ اپریل ۔ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب بی۔ اے سابق منیجر الفضل قادیان) لاہور سے وارد دار الامان ہوئے ۔

اللہ تعالیٰ اپنے مقرب بندوں کو سب سے زیادہ ابتلاؤں میں ڈالتا ہے

خطبہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے ۴۴ سال قبل مورخہ ۲ر مارچ سنہ ۳۰ء کو جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کی سنت

ہے کہ وہ انسان کو متواتر جگاتا رہتا ہے۔ کیونکہ انسان ان تعلقات کی وجہ سے جو اس کے جسم اور جسمانیات سے وابستہ ہیں غفلت کی طرف مائل رہتا ہے۔ اگر ہم

اپنی زندگی پر غور

کریں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ اس کا بیشتر حصہ ہمیں مجبوراً ایسے کاموں میں صرف کرنا پڑتا ہے۔ جن کا براہ راست دین سے تعلق نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ ایک رنگ میں غفلت کا موجب ہوتے ہیں۔ نیند پر ہمارا بس نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے انسان کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ اور ایسا ضروری قرار دیا ہے۔ کہ ہم کلی طور پر اس سے مستغنی نہیں ہو سکتے۔ بقول طبّا بہت بہرحال ہر ایک کو سونا پڑتا ہے۔ اگر اس سونے کے وقت کو نکال دیا جائے۔ تو ایک

معقول حصہ زندگی کا

کم ہو جاتا ہے۔ بچے عام طور پر آٹھ گھنٹے سوتے ہیں۔ نوجوانوں کو طبیب اور ڈاکٹر لوگ ۶ - ۷ گھنٹے سونے کا مشورہ دیتے ہیں۔ غافل نوجوان عام طور پر ۹ - ۱۰ گھنٹے سوتے ہیں۔ بلکہ بعض تو گیارہ بارہ گھنٹے بھی سوتے ہیں۔ دنیا میں ہوشیار لوگ کم ہیں۔ اور غافل بہت زیادہ۔ اس لئے اگر اوسط لگائی جائے۔ تو ہر انسان کے لئے نیند روزانہ سات آٹھ گھنٹے سے کم نہ ہوگی۔ اور اس اوسط کے لحاظ سے

انسان کی عمر کا تیسرا حصہ

گویا نیند میں نکل جاتا ہے۔ اوسط عمر ہمارے ملک میں ۲۵ - ۳۰ سال ہے، اگر ۴۰ سال بھی فرض کر لیں اور اس میں سے تیسرا حصہ نیند کا نکال دیا جائے۔ تو باقی ۲۶ سال رہتے ہیں۔ اس میں سے اگر بچپن کا زمانہ نکال دیں۔ اور بچپن کا زمانہ اگر پندرہ برس بھی فرض کر لیں۔ تیسرا حصہ جو پہلے نکل چکا ہے۔ چونکہ اس میں بھی بچپن شامل ہے تو کم از کم دس سال اور کم کرنے پڑیں گے۔ اور اس صورت میں صرف ۱۶ سال باقی رہ جائیں گے۔ پھر اگر بیماریوں وغیرہ کے دن نکال دیئے جائیں۔ اور کم از کم ایک سال بیماری کے لئے رکھا جائے۔ تو باقی ۱۵ سال بچیں گے۔ ان میں اگر کھانے پینے۔ نہانے۔ کپڑے بدلنے۔ پاخانہ پیشاب وغیرہ کے اوقات نکال دیں۔ جو میرے نزدیک ۲ گھنٹے روزانہ سے کم نہیں ہوتے۔ تو اس حساب سے گویا بارھواں حصہ کم ہوگیا۔ جو سوا سال بنتا ہے۔ اور اس طرح پونے چودہ سال رہ جاتے ہیں۔ یہ وہ وقت ہے۔ دنیا کے کاموں کا بھی ہے۔ اس میں ہی

دنیوی ضرورتیں

پوری کرنے کا وقت بھی ہے۔ دوستوں کی ملاقات کا وقت بھی۔ سفر کا بھی۔ زمیندار کو زمینداری کا کام کرنا ہوتا ہے۔ اور نوکر کو نوکری کا۔ اگر یہ کام روزانہ ۶ گھنٹے بھی فرض کریں۔ تو ¼ حصہ اور نکل جاتا ہے۔ بچپن کا پندرہ برس کا زمانہ نکال کر باقی ۲۵ سال کا ¼ حصہ ۶ سال کا ہے۔ اس میں سے گھر کے کام کاج۔ سودا سلف کی خرید و فروخت۔ بچوں کی نگرانی۔ بیوی بچوں سے ملنا جلنا۔ ان کے حقوق ادا کرنا وغیرہ کاموں کے اوقات نکال دیں۔ تو ¼ ۶ سال میں سے بھی تقریباً نصف عرصہ باقی رہ جاتا ہے۔ اور اس طرح گویا تقریباً

چار سال کا عرصہ

ہے۔ جسے انسان خدا تعالیٰ کی عبادت میں خرچ کر سکتا ہے۔ کر تا ہے کا سوال نہیں۔ بلکہ یہ وہ عرصہ ہے۔ جو اگر انسان چاہے۔ تو خرچ کر سکتا ہے لیکن اگر دیکھا جائے۔ کہ واقعی کتنا خرچ کرتا ہے تو اس کی مقدار بہت قلیل نظر آئے گی۔ جو لوگ نماز وغیرہ کے پابند اور دین کی طرف رغبت رکھنے والے ہوتے ہیں۔ وہ بھی زیادہ سے زیادہ ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ روزانہ دینی کام میں صرف کرتے ہیں۔ یعنی اٹھارواں حصہ۔ اور اگر بچپن کی عمر کو نکال دیا جائے۔ تو بقیہ عمر کے لحاظ سے اس عرصہ کے دو سوا دو سال بنتے ہیں۔ گویا دنیا کے نیک لوگ اپنی

عمر کا بیسواں حصہ

خدا تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اور انیس حصے وہ اپنی جسمانی ضروریات۔ روزگار۔ سیر و سیاحت اور بیوی بچوں کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ سو جہاں ۱/۱۹ حصہ غفلت اور صرف ایک حصہ ہوشیاری کا سامان ہو۔ اور وہ بھی صرف نیک لوگوں کے لئے۔ غافل لوگوں کی بیداری کا زمانہ تو ایک دو یوم یا ہفتہ دو ہفتہ سے زیادہ نہیں نکلے گا۔ ہفتوں پر ہفتے۔ مہینوں پر مہینے گذر تے جائیں گے۔ اور انہیں خدا تعالیٰ کی طرف کبھی توجہ نہیں ہوگی۔ ہاں گزرتے ہوئے کسی ٹوٹے پھوٹے یا اپاہج کو دیکھتے ہیں۔ تو کہہ دیتے ہیں۔ خدا کی قدرت۔ لیکن اگلے ہی قدم پر خدا تعالیٰ کی قدرت وہیں بھول جاتی ہے تو ان کے ہر ایک ... جو دو کا ... ہو۔ تو کہتے ہیں۔ خدایا رحم کر۔ لیکن تھوڑا ہی عرصہ بعد وہ خدا تعالیٰ کے رحم کو فراموش کر دیتے ہیں۔ پس جہاں اس قدر

غفلت کے سامان

ہوں۔ وہاں ضروری ہے۔ کہ جگانے کے سامان بھی ہوں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ انسان کو بار بار جگاتا رہتا ہے۔ کہیں مالی ابتلاء۔ کہیں عزت و آبرو کے ابتلاء۔ کہیں عزیز و اقارب کی جدائی کے ابتلاء لاتا ہے۔ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

ولنذيقنهم من العذاب الادنىٰ دون العذاب الاكبر لعلهم يرجعون

یعنی

دنیا کی چیزیں

انسانوں کو ہر لحظہ اپنی طرف کھینچ رہی ہیں۔ اور وہ ہماری طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ اس لئے ہم انہیں چھیڑتے رہتے ہیں۔ تاکہ وہ اس خیال سے کہ کہیں عذاب اکبر میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ ہماری طرف آجائیں۔ اور

زندگی کا اصل مقصد

حاصل کر لیں۔ غرض ابتلاء در حقیقت انسان کے ایمان کی پختگی کا موجب ہوتے ہیں۔ لیکن یہی ابتلاء بعض کو خدا تعالیٰ سے اور بھی دور پھینک دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک دوست کے متعلق جو بعد میں سلسلہ میں بھی داخل ہوگئے۔ اور مخلص تھے۔ فرمایا کرتے تھے میں نے اس وجہ سے ان کے ساتھ ملنا جلنا ترک کر دیا تھا۔ اور ملنا چھوڑ دیا کہ ان کا ایک لڑکا فوت ہو گیا جب جنازہ پر میرے بڑے بھائی صاحب گئے۔ تو وہ دور کر ان سے چمٹ گئے۔ اور چلا کر کہنے لگے۔ مجھ پر خدا تعالیٰ نے بڑا ظلم کیا ہے۔ اسی طرح ایک عورت کے متعلق جس کا لڑکا فوت ہو گیا تھا۔ سنا کہ وہ کہتی تھی۔ خدایا اگر تیرا لڑکا فوت ہوتا تو تجھے معلوم ہوتا۔ کہ کتنی تکلیف ہوتی ہے۔ یہ اس کی جہالت اور نادانی تھی۔ خدا نے اسے لڑکا دیا تھا۔ اسی نے لے لیا۔ اس کا اس میں کیا تھا۔ مگر اس نے یہ نہ سمجھا۔ اور بیہودہ گوئی کرنے لگی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ بیٹے بیٹیوں سے پاک ہے۔ لیکن پھر بھی جو اس کے سب سے زیادہ پیارے ہوتے ہیں۔ وہ ان کو

سب سے زیادہ ابتلاؤں میں ڈالتا،

تا دنیا یہ نہ کہے کہ اپنے پیاروں کو چھوڑ دیتا ہے۔ وہ اولاد سے بے شک پاک ہے۔ مگر وہ اپنے پیاروں سے اس قدر محبت کرتا ہے۔ کہ کوئی ماں اپنے بچوں سے نہیں کر سکتی۔ مگر پھر بھی اس نے حضرت آدمؑ۔ حضرت نوحؑ۔ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت عیسیٰؑ اور سب سے آخر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایسے مصائب میں دیکھا۔ کہ دنیا کا کوئی ماں باپ اپنے اکلوتے بیٹے کو تو درکنار اپنے دس بیٹوں میں سے کسی ایک کو بھی ایسی تکالیف میں نہیں دیکھ سکتا۔ مگر پھر بھی اس نے انہیں ایسی حالت میں رہنے دیا۔ اور کہا۔ ابھی ان کو اور پکنے دو۔ اس نے آدم علیہ السلام کو جنت سے نکلنے کی تکلیف میں دیکھا۔ مگر یہی کہا۔ کہ اسے بھٹی میں پڑ کر صاف ہونے دو۔ اس نے سالہا سال تک حضرت نوحؑ کو دشمنوں کے ہاتھوں اس طرح ذلت سے مسلا جاتا اور پامال ہوتا دیکھا۔ جس طرح ذلیل سے ذلیل کیڑے کو بھی کوئی نہیں مسلتا۔ مگر خاموش رہا۔ اور کہا ان کو ان مصائب سے گزرنے دو۔ کہ یہ میرا

قرب اور کمال

حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا۔ مگر اللہ تعالیٰ جو ان سے بہت محبت کرتا تھا خاموش رہا۔ پھر حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور بالآخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی تکالیف پیش آئیں۔ آپ پر ایسے مصائب آئے۔ کہ آج کوئی انسان انہیں پڑھ کر اپنے آنسو نہیں روک سکتا۔ لیکن باوجود اس کے کہ آپ سید ولد آدم تھے۔ خاتم النبیین تھے۔ تمام نبیوں کے سردار تھے۔ اور باوجود اس کے کہ آپ اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے تھے۔ اس نے اپنی محبت کو آپ کی محبت میں مرکوز کر دیا۔ اور فرما دیا۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور اپنی محبت کے تمام دروازے بند کر دیئے۔ سوائے اس کے جو محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں سے ہو کر آتا تھا۔ مگر آپ پر مصیبت پر مصیبت آئی۔ فاقہ پر فاقے ہوتے ہوئے آپ نے اپنے محبوبوں اور عزیزوں کو بھوک پیاس سے اپنے سامنے تڑپتے دیکھا۔ تین سال تک محصور رہے۔ جہاں کھانے کے لئے کچھ نہیں ملتا تھا۔ اور

درختوں کے پتے

کھا کر گزارہ کرتے تھے۔ ایک صحابی کہتے ہیں ہمیں آٹھ آٹھ دن پانی تک نہیں ملتا تھا۔ اور جب آتا تھا۔ تو بکری کی مینگنیوں کی طرح آتا۔ کیونکہ کھانے کو کچھ نہیں ملتا تھا۔ اور ہم درختوں کے پتے کھاتے تھے۔ اور یہ حالت تین سال تک رہی۔ پھر اس کے معاً بعد

عزیز ترین وجود

آپ سے جدا ہو گیا۔ یعنی آپ کی محبوب اور غمگسار بیوی فوت ہو گئیں پھر اور تکالیف آئیں اور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو لمبا کر دیا۔ کیونکہ وہ دنیا کو دکھانا چاہتا تھا کہ اس کا سب سے زیادہ محبوب انسان کے لئے سب سے زیادہ تکالیف برداشت کرتا ہے۔

(باقی)

حضرت امام جماعت احمدیہ پر حملہ سے دنیا بھر کے احمدیوں میں کرب و اضطراب

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے جس قدر والہانہ محبت جماعت احمدیہ کو ہے۔ اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ حضور پر حملہ کی خبر کے نشر ہوتے ہی جماعتوں سے افراد حضور کی زیارت کے لئے ربوہ پہنچنے شروع ہو گئے۔ پاکستان کی سینکڑوں جماعتوں کے افراد ملک کے دور دراز حصوں تک سے اپنے دنیوی کاروبار کا حرج کر کے اور کافی اخراجات کا بار برداشت کر کے پہنچے۔ اور ابھی تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ بعض جماعتوں نے یہ انتظام کر رکھا ہے۔ کہ ان کے ایک ایک دو دو افراد باری باری آتے اور تازہ اطلاع لے کر اپنی جماعت میں پہنچ کر ان کی تسکین و اطمینان کا موجب بنتے ہیں۔ جماعت کے مجروح جذبات کا علم ان سینکڑوں تاروں سے ہو سکتا ہے جو دنیا کے گوشہ گوشہ سے ربوہ اور قادیان آئیں۔ باہر سے ربوہ اور قادیان میں قریباً سوا دو ہزار روپیہ صدقہ و خیرات کے طور پر احباب نے بھجوایا۔ ان دو مقامات میں اور باہر بھی جو صدقات مقامی طور پر ہر جماعت میں کئے گئے۔ اور ہزار ہا روپے ان پر صرف ہوئے وہ ان کے علاوہ ہیں۔ ذیل میں بیرون ہند کی بعض تاروں کے خلاصے درج کئے جاتے ہیں۔

ڈیٹن (امریکہ) سے جماعت نے تار دیا کہ ہمیں یہ افسوسناک خبر ملی ہے۔ کہ حضور پر سفاکانہ حملہ کیا گیا ہے۔ ہماری دلی ہمدردیاں حضور کے ساتھ ہیں۔ اور ہم حضور کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا گو ہیں۔

کلیولینڈ (امریکہ) سے مکرم سید عبدالرحمٰن صاحب (صحابی) تار میں تحریر کرتے ہیں:-

حضور پر حملہ کی اندوہناک خبر سن کر سخت قلق ہوا۔ دل بے تاب ہے۔ عاجزانہ التجا ہے حضور کی صحت کے متعلق روزانہ اطلاع دی جایا کرے۔

تہران (ایران) سے مکرم مولوی عبدالخالق صاحب فاضل مبلغ تار دیتے ہیں:-

حضور پر ظالمانہ حملہ کی خبر سے ہم بہت پُر ملال ہیں۔ اور اس وحشیانہ فعل کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتے ہوئے اس کی پُرزور مذمت کرتے ہیں۔ نیز اپنے آقا کے لئے درد بھرے دلوں سے دعائیں کر رہے ہیں۔ تار کے ذریعہ ہمیں حضور کی صحت کی اطلاع دی جائے۔

(باقی)

اخبار گورداسپور

گورداسپور۔ ۷ اپریل جناب ایل سی وشسٹ صاحب ڈپٹی کمشنر نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ شاہ پور کنڈی۔ نروٹ جیمل سنگھ۔ جاگو وال بیٹ۔ مہادو والی۔ فتح گڑھ چوڑیاں گھمان۔ گھمن کلاں اور گکھروٹہ کے مدارس کو یکم اپریل سے ہائی سکول بنا دیا گیا ہے۔ اور مواضع دو تیرہ۔ میر تھل۔ داسو لا۔ پارو وال۔ شاہ پور۔ جامن کے لوئر سکولوں کو مڈل سکول بنا دیا گیا ہے۔ گذشتہ ماہ ضلع میں جرائم کی رفتار کنٹرول میں رہی۔ موسم خوشگوار رہا جس سے فصلوں کو پکنے میں مدد ملی۔ لگ بھگ بارہ ہزار بوری سیمنٹ زراعت کے کاموں کے واسطے تقسیم کیا گیا۔ ساڑھے چھبیس ہزار کمپوزٹ کھاد تیار کی گئی۔ اور اڑھائی لاکھ ٹن سے اوپر کمپوزٹ کھاد استعمال کی گئی۔

راقم (ایڈیٹر بدر) نے اس طرف توجہ دلائی کہ گو زراعت وغیرہ متعدد امور میں ضلع میں خوب ترقی ہو رہی ہے۔ لیکن ایک عامی شخص کی اقتصادی ترقی کے لئے ابھی کوئی گنجائش نہیں۔ گذشتہ دنوں قادیان میں کمیونٹی پروجیکٹ کا میلہ میں عوام کے لئے صرف بھنگڑا۔ کشتی وغیرہ کی قسم کے کھیل [illegible] کا رنگ رکھتے تھے۔ اقتصادی ترقی کی نمائش دیکھنے کی طرف بہت قلیل زائرین نے دھیان دیا۔ اور راقم نے وہاں جاکر بار بار دریافت کیا آیا غیر کاشتکار عوام کے لئے کاٹیج انڈسٹری کے رنگ میں کوئی کام سیکھنے اور کرنے کا موقعہ مہیا کیا گیا ہے تو ہمیں معلومات بہم پہنچائی۔ لیکن نفی میں جواب پایا۔ بتایا گیا کہ اس قسم کی کوئی منصوبہ بندی نہیں۔ صاحب ڈپٹی کمشنر نے فرمایا کہ اس بارہ میں غور کیا جائے گا۔

جنرل سیکرٹری ٹیکسٹائل ایسوسی ایشن بٹالہ و صدر انجینئرنگ ایسوسی ایشن آف ناردرن انڈیا بٹالہ نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ جنوری [illegible] میں پنجاب گورنمنٹ نے کارخانوں کے لئے بجلی کے نرخ نہ صرف بڑھا دیئے بلکہ ایک نیا شرط لگا دی کہ خواہ موٹریں چلیں یا نہ چلیں تین روپے فی ہارس پاور ادا کرنا پڑیگا۔ اب تمام خام مال وغیرہ پر سیلز ٹیکس لگایا جا رہا ہے

ہو سے زمینداروں کے استعمال والے آلات کا نرخ بڑھ جائے گا۔ اور ان کو ہمسایہ صوبوں سے مہنگے اوزار دستیاب ہوا کریں گے۔

ایک نادان قاتل سے خطاب

از مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت قادیان

آہ ظالم یہ کیا کیا تُو نے — کیوں خدا کو بھلا دیا تُو نے
خوفِ عقبیٰ تجھے ذرا نہ رہا — کچھ خشیت سے واسطہ نہ رہا
کس پہ ناداں چھری سے وار کیا — زعم میں اپنے کس کو مار دیا
جو ہے محمود اور ابنِ مسیح — وہ تو پہلے سے ہے خدا کا ذبیح
کشتۂ عشق خنجرِ یزداں — نذرِ جاناں وہ کر چکا ہے جاں
اسکو جاوید جاں خدا نے ہے دی — غیر ممکن کہ ہو فنا وہ کبھی
شمع کی لو بھلا کٹے گی کبھی — پھیرو گردن پہ اس کی لاکھ چھری!
جو کہ ہے نور و باعثِ تنویر — کاٹ سکتی نہیں اُسے شمشیر
تو نے بدکار اسپہ وار کیا — خود کو ناحق گنہگار کیا!
کیا ہی محمود ہے مقام اُس کا — زندگی بخش ہے کلام اُس کا
وہ جہاں کے لئے ہے آبِ حیات — ہے محال اس کے پاس آئے ممات
سارے نبیوں کی یادگار ہے وہ — دینِ برحق کا تاجدار ہے وہ
حافظِ دینِ مصطفےٰ ہے وہ — رہنمائے خدا نما ہے وہ
جانشین و نظیر احمدؑ ہے — خادم و عاشقِ محمدؐ ہے
وہ ہے نباض و حاذقِ اسلام — عارفِ حق و ناطقِ اسلام
وار اس پر ہے دینِ حق پہ وار — بر محمدؐ و احمدِؑ مختار
تو نے اسلام کو کیا بدنام — جو کہ ہے پاک دینِ خیرِ انام
جس کی تعلیم زندگی کا پیام — جس کی تلقین امنِ خاص و عوام
کہتا ہے اسکو دینِ خوں آشام — تو ہے بدبخت سخت نافرجام
کس بے سنگی یہ تو نے خونی بات — عقل کو تیری کیا ہوا ہیہات
روزِ روشن کو کہتا ہے تو رات — کیسی ہے واہیات تیری بات
"گر نہ بیند بروز شپرہ چشم" — بر لعیباں چرا برآرد خشم؟
چوں نماید ترا سفید سیاہ — "چشمۂ آفتاب را چہ گناہ"
توبہ کن از خدا علاج بخواہ — دین و دنیا سے خود مکن تو تباہ

ہے خدا سے یہ اب دعائے خلیل — خیرِ امت کو اب نہ کر تو ذلیل
تیری رحمت ہو بر سرِ محمود — اس کے دشمن کو کر تو خود نابود
ورنہ تو اس کو خود ہدایت دے — مان کر حق زباں سے بول اُٹھے
احمدیت یہی ہے حقیقی دیں — دینِ اسلام ہے یہی بہ یقیں
خاتم المرسلیں کا ہے یہ دیں — سید الصادقین کا ہے یہ دیں
دینِ بوبکرؓ اور دینِ عمرؓ — دینِ عثمانؓ اور علی حیدرؓ
دینِ مہدی و عیسےٰ معہود — دینِ محمود و مصلح موعود
ہے حقیقی یہی رہِ مولےٰ — اس پہ چل کے ملا ہے زندہ خدا

اے خدا اے خدا اے میرے خدا — دورِ محمود کا جو ہے وعدہ
فضل سے اپنے جلد کر پورا — سب موانع ہٹا مدد کو آ
تاکہ تیرا ضعیف یہ بندہ — کرے سجداتِ شکر لا تحصیٰ
غارِ ثور و حرا کی تجھ کو قسم — اور بیت الدعا کی تجھکو قسم
نعرۂ مصطفےٰ کی تجھکو قسم — نالۂ میرزا کی تجھکو قسم!

اے اللہ اے مرے اللہ
سچ بتا کہ متیٰ ہے نصر اللہ

نبیٔ توحید صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کارنامہ

از مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ بلاد عربیہ

جس زمانہ میں ہمارے آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سرزمین حجاز میں مبعوث ہوئے۔ اس وقت بعض عیسائی مکہ مکرمہ میں بھی موجود تھے یثرب گاؤں جسے ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت مدینہ (شہر) منورہ ہونے (بعد میں شہر منورہ ہونے) کا شرف حاصل ہوا۔ اس میں بھی یہودیوں کے بعض قبائل بستے تھے۔ جن کے متعلق ابن ہشام رحمہ نے اپنی کتاب سیرۃ النبی میں یہ روایت درج کی ہے کہ ان کے آباؤ اجداد کو بذریعہ کشوف و رؤیا اس بات کا علم دیا گیا تھا۔ کہ موعود نبی مثیل موسیٰ اسی جگہ ظاہر ہوگا۔ حجاز کے مشرق میں فارس اور موجودہ عراق اور جنوبی اطراف میں ایشیا کی زبردست خسروانہ فارسی ایمپائر کا دور دورہ تھا۔ اور ایران جسے بعض مؤرخ آریں قوم کا اصلی وطن اور منبع قرار دیتے ہیں۔ مذہبی لحاظ سے آتش پرست یا بالفاظ دیگر مجوس پرست تھا۔ اور جیسے یہودیوں کے کعبہ میں روزانہ قربانی کی جاتی تھی۔ اور آگ سے جلائی جاتی تھی۔ اور آگ کو بجھنے نہ دیا جاتا تھا۔ ویسے ہی فارس کے آتشکدے بھی شب و روز آگ سے گرم رہتے تھے۔ یمن سے نیچے سرخ سمندر (بحر احمر) کی دوسری طرف ذرا نیچے ملک حبشہ بھی عیسائیوں کا ملک تھا۔ اور سوڈان میں بھی عیسائیت اور بت پرستی تھی۔ اور ملک مصر قبطیوں (Copts یعنی قبطیوں یا بالفاظ دیگر عیسائیوں) سے بھرپور تھا۔ اور عیسائی سلطنت وہاں بھی قائم تھی۔ موجودہ لیبیا کے علاقوں میں بھی اگر آبادی تصور کی جائے۔ تو وہ بھی یقیناً صلیب پرست عیسائی ہی ہوں گے ان کے اوپر سپین عیسائی ملک تھا۔ اٹلی عیسائیت کا گہوارہ اور پوپ کا مرکز تھا۔ یونان و بلقان، ترکی و قبرص وغیرہ سب عیسائی ممالک تھے۔ جو حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا سمجھتے تھے حجاز کے شمال میں واقعہ ممالک اردن فلسطین و ملک شام بھی عیسائیت کے خدائی اور کفارہ مسیح کے نشہ میں مخمور تھے۔ اور عیسائیت کے گڑھ تھے۔ اور قیصر روم کی عملداری میں تھے اور دمشق کا شہر جہاں سے صلیب پرستی اور تثلیث اور کفارہ یا گنہگاری کی تمام ایجادات پولوس کے ذریعہ معرض ظہور میں آئیں عیسائیوں کا ایک گڑھ اور ملک شام کا دل اور علیحدہ سیاسی کا شہر تھا۔ بڑے بڑے گرجے اس میں موجود تھے اور جابجا بڑی بڑی صلیبیں اور صلیبوں پر مسیح کی مورتیں نصب تھیں۔

ایسے وقت میں مکہ مکرمہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز بلند ہوئی۔ تبارک الذی نزّل الفرقان علی عبدہٖ لیکون للعالمین نذیراً اور ایسے ایام میں جبکہ مکہ مکرمہ کے بت پرست باشندے حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی اولاد آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کر چکے تھے۔ اور آپ اپنے وطن عزیز مکہ مقدس شہر کو چھوڑ کر کسی دوسرے علاقہ میں چلے جانے کا ارادہ کر رہے تھے آپ یہ بھی اعلان کر رہے تھے قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔ اس کے بعد آپ اپنے وطن عزیز کو خیرباد کہہ کر بحکم الٰہی مدینہ منورہ میں جا پہنچے۔ اور بعض سنتیں (اٹھ سال سے ۹ سال) تک کے اندر اندر تمام کے تمام جزیرہ عرب سے پانچ وقت روزانہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمداً رسول اللہ (یعنی صرف اللہ ہی معبود ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا رسول ہے) کی گواہی بڑے زور شور سے فضا میں گونج اٹھی۔

عیسائیوں کو آپ کی یہ غیر معمولی کامیابی نہ بھائی۔ اس لئے انہوں نے آپ کو اپنی جزیرہ عرب کے تینوں طرف پھیلی ہوئی سلطنت کے لئے خطرہ سمجھا۔ اور آپ کو نیست و نابود کرنے کے لئے لڑائی لڑنے کی ٹھان لی۔ آخر لڑائیاں ہوئیں۔ اور دونوں طرف سے ہزارہا آدمیوں کی قربانی کے بعد ملک شام کی زمین بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسراء کے نتیجہ میں حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں مسلمانوں کو مل گئی۔ مسلمانوں کے جو معاہدات بیت المقدس کی فتح کے وقت عیسائیوں سے ہوئے۔ ان میں یہ بھی لکھا تھا کہ ہر شخص کو مذہبی آزادی ہوگی کوئی شخص کسی مذہب میں داخل ہونے کے لئے یا کسی مذہب کو چھوڑنے کے لئے مجبور نہ کیا جائے گا۔ اور مقدس مقامات کی عزت برقرار رہے گی۔ اور عیسائیوں کی یہ شرط بھی (اس) میں درج تھی۔ کہ کسی یہودی کو بیت المقدس میں داخل نہ ہونے دیا جائے گا۔

مگر تھوڑے ہی عرصہ میں ملک شام کے تمام عیسائی رفتہ رفتہ عیسائیت کو چھوڑ کر اسلام میں داخل ہو گئے (والنادر کالمعدوم) اور صلیب و مسیح پرستی کی جگہ توحید و رسالت محمدیہ نے لے لی۔ اور وہ تمام کے تمام گرجے جو عیسائیوں نے مدت سے تعمیر کر رکھے تھے مساجد میں تبدیل کر دیے۔ چنانچہ آجکل جس جگہ بیت المقدس میں مسجد اقصیٰ واقع ہے۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں پہلے حضرت سلیمانؑ نے یہودیوں کے لئے مرکزی عبادت گاہ (ہیکل) بنائی تھی۔ اور جسے بعد میں رومیوں نے عیسائی ہونے پر گرجا بنا لیا تھا۔ اور عیسائیوں نے مسلمان ہو جانے کے بعد اسے اسلامی مسجد بنا لیا۔ اور جامع بنی امیہ (الجامع الاُموی) بھی وہی عظیم الشان گرجا تھا۔ جو ان ممالک میں سب سے بڑا دمشق میں عیسائیوں کا گرجا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی نوازش سے میں ایک رمضان المبارک میں دمشق میں نزیل تھا۔ چونکہ شام پہاڑی ملک ہے۔ اور کشمیر کا نظیر ہے۔ اور اس کے ارد گرد بھی پہاڑ ہیں۔ اور اب بجلی کی چمک و دمک نے دمشق کو رات کے وقت دیودن (دیو جانوں) سے نجات دے کر پورے طور پر دیوالی کا منظر بنا رکھا ہے۔ بلکہ دیوالی سے بھی زیادہ منور کر رکھا ہے۔ اس لئے لوگ دمشق شہر کو عُرُوسُ الشَّام (دلہن شام) کہتے ہیں۔

اہل دمشق کا رمضان المبارک میں سحری کے وقت یہ طریق ہے کہ رات کے آخری حصہ میں جبکہ ابھی طلوع فجر میں تقریباً ایک گھنٹہ باقی ہوتا ہے۔ مؤذن اصحاب اس خیال سے کہ کوئی روزہ رکھنے والا سحری کھانے سے محروم نہ رہ جائے مساجد کے اونچے اونچے مناروں پر (زیادہ تر ملک شام کی تمام مساجد کے منارے منارۃ المسیح قادیان سے بلندی میں کہیں) چڑھ جاتے ہیں۔ اور پورے زور سے اذان دینا شروع کرتے ہیں ایک مؤذن کہتا ہے۔ اللہ اکبر اس کے بعد ہر مسجد سے یہی ایک کلمہ سنائی دیتا ہے۔ پھر سب چپ ہو جاتے ہیں۔ جب اس پر اسی بار دو منٹ گزر جاتے ہیں۔ تو دوسری مرتبہ اللہ اکبر کہا جاتا ہے۔ اور تمام مساجد اور شہر کی فضا اللہ اکبر کی آوازوں سے گونج اٹھتی ہے۔ جب پھر دس بارہ منٹ گزر جاتے ہیں۔ تو ایک مؤذن اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے۔ اور پھر ایک بار سارا دمشق اشہد ان لا الٰہ الا اللہ سے گونج اٹھتا ہے۔ پھر اور چار پانچ منٹ گزرتے ہیں تو پھر سارا دمشق بوجہ کثرت مساجد اور پہاڑی شہر ہونے کے اشہد ان محمداً رسول اللہ سے گونج اٹھتا ہے۔ اور یہ پُرلطف سماں سارے رمضان میں رہتا ہے اور طلوع فجر تک یہ نغمۂ حسنہ توحید اور شہادت رسالت محمدیہ اور دعوۃ الی الصلوٰۃ اور دعوت الی الفلاح اپنے پورے زور پر رہتے ہیں۔ جب شام ہوتی ہے۔ تو پھر افطاری کے بھی عجیب و غریب منظر مشاہدہ میں آتے ہیں۔ ہر گھر والے سورج غروب ہونے سے پہلے ہی افطاری کا سامان دسترخوانوں پر رکھ بیٹھے ہیں۔ اور اس بات کی انتظار میں رہتے ہیں کہ کب وہ مدینۃ اللہ تعالیٰ کا حکم مؤذن کے ذریعہ اللہ اکبر کی آواز میں آتے۔ تو روزہ افطار کریں۔ اور آجکل تو ریڈیو سے بھی افطاری سے تقریباً آدھا گھنٹہ قبل عربی ممالک کے تمام ریڈیو سٹیشنوں سے تلاوت قرآن شروع ہو جاتی ہے۔ اور مغرب کی اذان ہونے تک جاری رہتی ہے سحری کے وقت ہر مسجد میں ایک اچھا قرآن خواں آلتی پالتی (چوکڑا) مار کر بیٹھ جاتا ہے۔ اور لوگ اس کے گرد حلقہ باندھ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور وہ مولوی صاحب (جسے عربی میں خَطِیْب کہتے ہیں) قرآن شریف بڑی خوش الحانی سے پڑھ کر ان کو محظوظ کرتے ہیں۔ اور قرآن کی روشنی سے ان کے دلوں کو منور کرتے ہیں۔ چونکہ قرآن مجید (وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِيَذَّكَّرُوا) کے مطابق آسان عربی زبان میں ہے۔ اور نہایت فصیح و پُرتاثیر ہے۔ اس لئے قرآن خوان کو (جو حافظ قرآن بھی ہوتے ہیں اور منہ زبانی تلاوت کرتے ہیں) تفسیر یا ترجمہ وغیرہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی صرف قرآن کریم سنانا ہی مقصود ہوتا ہے۔

جب میں نے یہ منظر متواتر دیکھا۔ تو میرا دل خوشی سے معمور ہوگیا۔ اور رسالت محمدیہ کا نعرہ گواہ ہو گیا۔ اور میں نے کہا۔ دیکھو یہ وہی ملک اور وہی شہر ہے۔ جو صلیب پرستی اور شرک کا گہوارہ تھا۔ اور صرف تھوڑا بہانا اور مکھیاں دیکھنا اس کا کام تھا۔ اور کفارہ کی آڑ نے اسے ہر نیک عمل اور جملہ برکات اور قربانیوں سے بکسر محروم کر رکھا تھا۔ مگر آج ساڑھے تیرہ سو سال ہو چکے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی پُرکیف آوازیں اسے مخمور کر رہی ہیں۔ اور روزہ اور نماز جیسے شدید ترین مجاہدات اس کے روح رواں ہیں۔ اور

(باقی صفحہ ۲ پر)

شذرات

ہائیڈروجن بم اور دنیا کا خاتمہ

عصر جدید کی سائنسی ترقیات نے جو تخریب رُخ اختیار کر لیا ہے وہ بے حد خوفناک ہو گیا ہے۔ ہائیڈروجن بم کے حالیہ تجربہ سے دنیا بھر کے لوگ تلملا اُٹھے ہیں۔ کہ ان تجربات کا نتیجہ انسانیت کی تباہی کے شکل میں ظاہر ہو گا۔ جو ایٹم بم ہیروشیما اور ناگاساکی پر گرائے گئے تھے یہ اس سے ہزار گنا طاقت رکھتا ہے۔ اس کی ریڈیائی راکھ ابھی تک پھیل کر فضا کو مسموم بنا رہی ہے۔ امریکہ کا فوجی کمانڈر کہتا ہے کہ ان شعاعوں کی وجہ سے ایک مقام کو تباہ کیا جا سکتا ہے۔ ہندوستان کے ایک سائنسدان ڈاکٹر میگھ ناتھ ساہا نے کہا ہے کہ امریکہ کے نئے ہائیڈروجن بم سے کلکتہ بھی متاثر ہو گا۔ اس کے اثرات سے امریکہ کے کئی مقامات پر برف باری ہوئی جاپانی سواحل کے قریب مچھلیوں میں اس کا زہر اثر کر گیا ہے۔ روسی اخبار ریڈ سٹار نے لکھا ہے کہ ۱۹۰۸ء میں جو وسطی ایشیا میں شہابی ستارہ گرا تھا اس کی رفتار سوا سینتیس میل فی سیکنڈ تھی۔ اس کی روشنی چار چار سو میل تک دیکھنے میں آئی تھی۔ اور دھماکہ چھ چھ سو میل تک سنا گیا تھا۔ لیکن اس سے صرف ساٹھ ساٹھ میل تک کے درخت اُکھڑ کر فضا میں اُڑ گئے تھے۔ لیکن ہائیڈروجن بم اس ستارہ سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ ہر شخص پریشان ہے کہ اب کیا ہونے والا ہے۔ یہ آوازیں ہر ملک سے اُٹھ رہی ہیں کہ ایسے تجربات بند کئے جائیں۔ بے شک زہریلی گیسیں وغیرہ کی طرح اس پر بھی اقوامی سطح پر پابندی لگانا مناسب ہو گا۔ لیکن جب تک ایسی پابندی عائد نہ کی جائے یہ توقع رکھنا غیر اغلب ہے کہ دونوں بلاکوں میں سے کوئی اس کی ریسرچ ترک کر دے گا۔ کیونکہ ایسی ایجادات کی دوڑ میں جو پیچھے رہ جائے گا وہی یقینی تباہی کے منہ میں چلا جائے گا۔

۲۵ مئی ۱۹۰۶ء کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے: "اھل اتاک حدیث الزلزلة - ان بأتيهم بغتة۔ اگر چاہوں تو اس دنیا کا خاتمہ کر دوں" زیر بحث تجربہ نے اس بات کی شہادت دی ہے کہ ان کے پاس ایک نئی طاقت آ گئی ہے۔ اور اب جو آوازیں اُٹھ رہی ہیں۔ ان میں اس امر کا بھی اعتراف کیا جا رہا ہے کہ ممکن ہے کہ کسی وقت ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ ان تجربوں سے فضا اور پورا کرۂ ارض تک خاکستر ہو جائے اور دنیا تباہ ہو جائے۔ گویا کہ اگر چاہوں تو اس دنیا کا خاتمہ کی صداقت ظاہر ہو رہی ہے۔

اردو اور ہندی

گزشتہ دنوں ہند پارلیمنٹ میں زبان تعلیم کی پالیسی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے سیٹھ گوبند داس نے کہا کہ یو۔پی میں اردو کو علاقائی زبان کا درجہ دینے کا جو مطالبہ ہو رہا ہے اس سے اختلافات کی خلیج وسیع ہو جائے گی۔ اور شکایت کی کہ وزیر تعلیم ہندی کی ترقی کے لئے کچھ نہیں کر سکے۔ یو۔پی اسمبلی میں مسٹر سمپورنانند نے کہا کہ "اردو تو کوئی زبان ہی نہیں۔" یہ اعتراض ہو گیا ہے کہ اردو سے جس تمدن کا پرچار ہوتا ہے۔ وہ سولہ آنے اسلامی ہے۔ اور اردو کے محاورے اسلامی عقائد کے مرہون منت ہیں۔ یہ اعتراض جس اخبار میں کیا گیا ہے۔ وہ خود بھی اردو میں شائع ہوتا ہے۔ فارسی کے اشعار بھی اس میں مستعمل ہوتے ہیں۔ اور عنوانات کے ۹۸ فی صدی الفاظ اردو۔ عربی اور فارسی کے ہوتے ہیں۔ بہر حال اس اعتراض سے ظاہر ہے کہ اردو دشمنی محض اس لئے ہے کہ اس میں اسلامی لٹریچر موجود ہے۔ اور اس سے بھارتی مسلمانوں اور ان کی آئندہ پود کو محروم کرنا مقصود ہے۔ ورنہ یہی دلیل ہندی کے خلاف بھی بن جاتی ہے کہ ہندو ہندی کی ہمنوائی اس لئے کرتے ہیں کہ اس سے جس تمدن کا پرچار ہوتا ہے وہ سولہ آنے ہندوانہ ہے اور اس کے محاورے ہندو عقائد کے مرہون منت ہیں۔ اور وہ اپنی عقائد کو مسلمانوں پر ٹھونسنا متعصب طبقہ کا مقصود ہے لیکن شکر ہے کہ سارے ملک میں بیدار مغز حقیقت نواز اور صائب الرائے اصحاب موجود ہیں۔ چنانچہ ان کی آراء اور بعض اور کوائف آگے درج کئے گئے ہیں۔ اردو کی وسعت کے متعلق یہ بتانا خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ پیرس کے سنٹرل سکول میں بھی ایک اردو کا سیکشن جاری کیا گیا ہے۔ اور ہندوستان سے تجارت کی خاطر انگلستان میں نصف درجن مدارس میں ہندوستان کی اہم زبانوں کی تعلیم کا انتظام ہے۔ گرامو فون اور ریکارڈوں سے بھی مدد لی جاتی ہے۔ ان مدارس میں اردو کی تعلیم کا بھی انتظام ہے۔ نیز اقوام متحدہ کی تعلیمی سائنسی، اور ثقافتی ادارے (یونسکو) کے ماہانہ رسالہ "کوریئر" نے لکھا ہے کہ اس وقت دنیا میں تین ہزار زبانیں بولی جاتی ہیں دنیا میں سب سے زیادہ چینی زبان اور دوسرے درجہ پر انگریزی بولی جاتی ہے۔ ان دونوں کے بعد سب سے زیادہ لوگ اردو بولتے ہیں۔

(۱) وزیر اعظم پنڈت نہرو نے مشرقی بنگال میں مسلم لیگ کی ناکامی پر تبصرہ کرتے ہوئے بیان کیا کہ زبان کے سوال پر غلط رویہ اختیار کرنا مسلم لیگ کی ناکامی کا بڑا سبب تھا۔ انہوں نے زبان کے مسئلہ پر دوستانہ اور روادارانہ رویہ اختیار کرنے پر زور دیا۔ وزیر اعظم نے ہندی کے حامیوں سے خصوصیت سے کہا کہ وہ مشرقی بنگال میں مسلم لیگ کے حشر سے سبق سیکھیں۔ ہمیں یہ سبق لینا چاہیئے کہ ہندی کے معاملہ میں نرمی اختیار کریں اور علاقائی زبانوں کو پوری پوری اہمیت دیں۔ (الجمعیتہ ۲۴ ۳/۵۴)

(۲) راج پالایم میں ۲۲ مارچ کو گورنر اڑیسہ نے اپنا نصف ایکڑ کا بنگلہ تامل نادو کی نشر و اشاعت کے مرکز کے طور پر استعمال کرنے کے لئے گاندھی کلا کیندرم کے حوالہ کیا ہے۔ اس تقریب پر گورنر مدراس مسٹر سری پرکاش نے تقریر میں کہا کہ ہندی دنیا کی سب سے زیادہ مظلوم زبان ہے۔ جو شخص ہندی کے دو چار الفاظ بول لیتا ہے وہ کہتا ہے کہ صرف میں ہی ہندی جانتا ہوں۔ بعض اوقات گاندھی جی کے ہندی بولتے وقت مجھے اپنے کان بند کر لینے پڑتے تھے انہوں نے کہا کہ ہندی میں گالیوں کی بہتات ہے وہ لوگ بھی جو ہندی کا معمولی واقفیت رکھتے ہیں۔ جب لڑتے ہیں تو ہندی ہی استعمال کرتے ہیں۔ میں نے ہندی کے بطور قومی زبان بنانے کے بارہ میں کبھی تائید نہیں کی (خلاصہ از ٹریبیون مورخہ ۲۲ ۳/۵۴)

(۳) بنگلور ۲۵ مارچ۔ میسور اسمبلی میں ایک ممبر نے تحریک تخفیف کرتے ہوئے کہا کہ تعلیمی اداروں میں ہندی کو رائج کیا جائے سپیکر نے کہا کہ اگرچہ ممبر کو ہندی میں تقریر کرنے کا حق ہے۔ لیکن ان کی تقریر درج نہیں کی جا سکتی۔ ممبران اسمبلی ہندی کو نہیں سمجھ سکتے ہیں وجہ ہے اب تک تمام کارروائی انگریزی یا کناری زبان میں ہوتی تھی۔ (الجمعیتہ ۲۷ ۳/۵۴)

(۴) ڈاکٹر رادھا کرشنن نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ ہندی میں انگریزی کی جگہ لینے کی ابھی قابلیت نہیں۔ انگریزی سے بے تعلقی اختیار کرنا شہ رگ کاٹنے کے مترادف ہے۔

(۵) دہلی میونسپل کمیٹی نے فیصلہ کیا تھا کہ اس کی کارروائی ہندی میں کی جائے لیکن کارروائی ½ ۱ گھنٹہ تک انگریزی میں ہوتی رہی۔ توجہ دلانے پر بعض نے ہندی شروع کی لیکن پانچ دس منٹ کے بعد انگریزی کی عادت عود کر آئی۔ کچھ ممبروں کو بہت دقت پیش آ رہی ہے بڑے بڑے انگریزی الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

(۶) کانپور میں ۲۶ مارچ کو تقریر کرتے ہوئے پنڈت نہرو صاحب نے فرمایا کہ "ہندی ہندوستان کی قومی زبان ہے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ اس صوبہ میں دوسری زبانوں کی مثلاً اردو کی مخالفت کی جا رہی ہے۔ ہندی کو مقبول بنانے کے لئے کوشش کرنی چاہیئے لیکن دوسری زبانوں کو دبانے کا کوئی وجہ نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تمام زبانیں پھلیں اور پھولیں۔" (الجمعیتہ ۲۹ ۳/۵۴)

(۷) پیپسو اسمبلی کی اکثریت کا نگرسی ہے۔ لیکن حلف لیتے وقت ۴۹ نے انگریزی میں ۲۱ نے پنجابی میں اور ۹ نے ہندی میں حلف لیا۔ چونکہ وہاں کی علاقائی زبان اردو نہیں اس لئے اس میں حلف لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ورنہ اس کا تو انتظام ہی نہیں ہو گا۔ (پنجاب)

پنجاب اسمبلی اور تحریک جدید

مشرقی پنجاب کی اسمبلی نے جہیز بل پاس کر دیا۔ جس میں ایک سو روپیہ سے زائد جہیز لینا دینا ناجائز قرار دیا۔ برات میں دولہا سمیت گیارہ سے زائد براتیوں کی شمولیت اور لڑکی والوں کے ہاں ایک رات سے زیادہ ٹھہرنے کی بھی ممانعت کر دی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ایسی اصلاحات قانون کے زور سے نہیں ہوتیں۔ عوام کی رائے بیدار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جنگ کے ایام میں اناج کی قلت کے باعث کسی تقریب پر کھانا کھانے والوں کی تعداد حکومت نے مقرر کر دی تھی ہمیشہ اس کے خلاف عمل کیا جاتا تھا۔

البتہ جماعت احمدیہ پنجابیوں کے لئے ایک نمونہ ہے۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف شادی بیاہ بلکہ علاج معالجہ اور پوشاک میں بھی سادگی اختیار کرنے کی تلقین جماعت کو بیس سال سے کر رہے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے لاکھوں روپے پس انداز کر کے ہر سال زائد چندہ کے طور پر دے رہی ہے اور غیر ممالک میں تبلیغ اور تراجم قرآن مجید وغیرہ کے رنگ میں اس کے بہترین نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔ اور یہ سب کچھ طوعی طور پر کیا گیا نہ کہ جبری طور پر۔ اور جماعت نے اس قانون والی سادگی سے کہیں بڑھ کر سادگی دکھائی ہے۔ اور توقع ہے کہ جماعت اور بھی زیادہ عمل کرنے کی کوشش کرے گی۔ (باقی ملاحظہ ہو صفحہ ۱۲ پر)

حضرت مسیح موعودؑ - مثیل حضرت یحییٰؑ

(۲)

از ایڈیٹر

(۱) حضرت زکریاؑ کی عمر اتنی بڑی ہو چکی تھی کہ ظاہراً وہ اولاد کے قابل نہ تھے۔ مزید یہ کہ ان کی اہلیت بانجھ بھی تھیں۔ مسلمانوں کی بدعملی سے جو اسلام کو ضعف اور اضمحلال لاحق ہوا۔ تو خود مسلمان بھی اس شبہ میں مبتلا ہو گئے۔ کہ معاذ اللہ آنحضرت صلعم کی قوت قدسیہ اب تیرہ صدیوں کے بعد کوئی مرد کامل پیدا نہیں کر سکتی۔ بلکہ اُمتِ مرحومہ میں صرف دجال کے بعد دجال ہی پیدا ہوں گے۔ اور اصلاح امت کے لئے حضور صلعم کو حضرت موسےٰ کی امت کے حضرت عیسےٰؑ کا بارِ احسان اٹھانا پڑے گا۔ حضورؐ کی زوج یعنی اُمت بدعملی کی وجہ سے بانجھ قرار دی جا چکی تھی۔

(۲) وانی خفت الموالی من ورائی وکانت امرأتی عاقراً فھب لی من لدنک ولیاً یرثنی ویرث من اٰل یعقوب واجعلہ رب رضیا (مریم ع) کے الفاظ میں حضرت زکریاؑ دعا کرتے ہیں کہ میں اپنے پدری رشتہ داروں سے ڈرتا ہوں اس لئے پسندیدہ وارث عطا کر۔ جو میرا اور آلِ یعقوب کا وارث ہو۔ وراثت سے روحانی وراثت مراد ہے۔ سو ایسا ہی حضور صلعم کے روحانی ورثہ کے ضیاع کا بھی خطرہ لاحق ہوا۔ اور یہ عظیم دجالی فتنہ بھی پدری اقارب یعنی بنی اسرائیل کے ایک نبی حضرت عیسےٰؑ کے غلط رو متبعین سے پیدا ہوا۔ اور ان کی ہمہ گیر ترقیات نے مسلمانانِ عالم کو ہر رنگ میں زیر کر دیا۔

(۳) حضرت زکریاؑ نے ولادتِ یحییٰؑ کے لئے نشان طلب کیا تو فرمایا۔ قال اٰیتک الا تکلم الناس ثلٰثۃ ایام الا رمزا واذکر ربک کثیرا وسبح بالعشی والابکار (اٰل عمران ع) یعنی کثرتِ ذکر الٰہی اور تسبیح کرنے کا نشان دیا۔ بعینہٖ اللہ تعالیٰ نے جب حضور صلعم کو ایک صاحب خیر کثیر (حضرت مسیح و مہدی) کی بشارت دی تو ساتھ ہی نمازوں کی صورت میں ذکر الٰہی کرنے اور قربانی کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اور یہ بھی بشارت دی کہ دشمن (دجال جس کے فتنہ کے ابطال کے لئے صاحب خیر کثیر مبعوث ہوں گے) ابتر ہو گا اور حضور صلعم کی نسل (مومنین) کی بڑھوتی ہو گی۔ چنانچہ فرمایا انا اعطینٰک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ھو الابتر (کوثر) یہ یاد رہے کہ ایک طرف قرآن مجید میں فرمایا کہ حضور صلعم کے اولاد نرینہ نہیں۔ دوسری طرف دشمن کے متعلق فرمایا کہ وہ ابتر ہو گا یعنی اولاد نرینہ سے محروم گویا کہ روحانی اولاد نرینہ حضورؐ کو عطا ہوں گے۔ روحانی

رنگ میں صرف مقام نبوت ہی ہے جو عدو قوت کو نہیں ملتا۔ معلوم ہوا کہ الکوثر یعنی صاحب خیر کثیر نبی ہو گا۔

یہ یاد رہے کہ کہف۔ مریم اور کوثر تینوں سورتیں مکی ہیں۔ گویا کہ یہ بشارات سب مکہ میں ہی دی گئیں۔ کہ آخری زمانہ میں اسلام کے نشاۃ ثانیہ کی خاطر احیاء کا کام آنحضرت صلعم کی قوت قدسیہ سے ایک صاحب خیر اور مرد کامل کے ذریعہ سے سرانجام پائے گا۔ مکی زمانۂ نبوت میں مسلمانوں کے لئے عرصۂ حیات تنگ اور امن مفقود تھا۔ ہر طرح کے مظالم ان پر روا رکھے جاتے تھے۔ ان کی جان۔ مال۔ عزت غرضیکہ کوئی چیز اعداء اللہ کے ہاتھوں محفوظ نہ تھی۔ باوجودیکہ مسلمان انتہائی طور پر امن پسند تھے لیکن ان کو امن نہیں دیا جاتا تھا چنانچہ بچے بچا کر سو کے قریب افراد نے حبشہ کے ملک میں پناہ لی۔ وہاں سے بھی ان کو واپس لانے کے لئے کوشش کی گئی۔ بالآخر حضور صلعم کی جان لینے کی ٹھانی گئی تب حضورؐ بھی اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہجرت کر گئے۔ ان ایام میں یہ پیشگوئی کرنا کہ اسلام طاقت کے بعد پھر زوال پذیر ہو گا پھر طاقت حاصل ہو گی۔ انسانی طاقت سے بالا ہے۔ اور اسلام کی صداقت کی ایک ایسی بین دلیل ہے کہ جسے کسی طرح رد نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ یہ سب کچھ اپنے وقت پر پورا ہوا۔

مکہ معظمہ کی سورتوں کے علاوہ ذیل کی مکی سورتوں میں بھی اس بارہ میں پیشگوئیاں موجود ہیں۔ جو ایک دوسرے کی تشریح ہیں

(الف) حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کی پیشگوئی وجاء من اقصی المدینۃ رجل یسعی قال یٰقوم اتبعوا المرسلین الخ (یٰس ع)

(ب) سابقون اور اصحٰب الیمین کے گروہ کے آخرین میں بھی پیدا ہونے کی پیشگوئی (واقعہ ع ۱ و ۲)

(ج) آخرین میں آنحضرت صلعم کی بعثت ثانیہ کی پیشگوئی (جمعہ ع ۱)

(د) اسلام پر تین صدیوں کے بعد ہزار تاریک و تار راتوں یعنی صدیوں کے آنے کی پیشگوئی (فجر ع ۱)

(ہ) اللہ تعالیٰ نے سورۃ ضحیٰ میں وعدہ دے دیا ہے۔ کہ ما ودعک ربک وما قلیٰ کہ اسلام پر ایسا کوئی زمانہ نہ آئے گا۔ جب یہ معلوم ہو۔ کہ آنحضرت صلعم کو گویا اللہ تعالیٰ نے چھوڑ دیا ہے اور اب حضورؐ کا فیض جاری نہیں۔ والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ میں بتا دیا کہ بے شک مسلمانوں پر اپنی حالت کے مطابق کبھی رات کا زمانہ آئے گا۔ اور کبھی دن کا۔ لیکن شریعت محمدیہ پر کبھی ایسا وقت نہ آئے گا۔ کہ جس سے یہ ثابت ہو کہ اللہ تعالیٰ کا اس سے تعلق قائم نہیں رہا مجددین وغیرہ کے رنگ میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ ایسے بزرگوں کو کھڑا کرتا رہے گا۔ کہ جو دنیا کو اسلام کے منور چہرہ سے روشناس کراتے رہیں گے۔ ابتدائے اسلام میں اسلام پر رات کا زمانہ تھا۔ بظاہر حالات کون کہہ سکتا تھا کہ اسلام مغلوب کی بجائے غالب ہو جائے گا۔ اور وہ مسلمان جو تلاشِ عافیت میں حبشہ و مدینہ میں ہجرت کے لئے مجبور ہو رہے ہیں۔ اس قدر طاقت ور ہو جائیں گے کہ جب دنیا کی دو ہی عظیم الشان مملکتیں قیصر و کسریٰ کی ان کے مقابل پر فتح ہو جائیں گی۔ لیکن یہ سب کچھ ہوا۔ بظاہر ناممکن چیز ممکن ہوئی۔ الضحیٰ میں یہی بتایا ہے کہ اس وقت رات ہے۔ لیکن مسلمانوں پر دن چڑھنے والا ہے۔ جو دلیل ہے اس بات پر کہ جب ہم کہتے ہیں کہ ہم اسلام کا ساتھ نہ چھوڑیں گے بلکہ رہتی دنیا تک اسکی حفاظت کریں گے۔ وہ بھی ممکن ہو گا خواہ ظاہر میں حالات کیسے ہی ناممکن نظر آئیں۔ اور فرمایا وللاٰخرۃ خیر لک من الاولیٰ کہ جب بھی مسلمانوں پر رات آئے گی۔ اس کے بعد دوسرا زمانہ بہتری کا زمانہ ہو گا۔ اولیٰ سے مراد زوال اور رات کا زمانہ ہے جو مسلمانوں پر آئے۔ یعنی جب بھی مسلمانوں پر زوال آئے گا۔ اور رات چھائے گی۔ ہمیشہ اسکے بعد دن چڑھے گا اور وہ اقبال مند ہوں گے۔ ہمیشہ ہمیش کے لئے تباہ و برباد نہ ہوں گے۔

ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ فرمایا عنقریب اللہ تعالیٰ تجھے وہ کچھ دے گا جس سے تو خوش ہو جائے گا۔ اس میں تین خواہشات کے پورا ہونے کا ذکر ہے۔ ایک یہ کہ آپؐ اپنا کام جلد پورا کریں گے۔ دوسرا آپؐ کے جو کام سپرد ہو گا وہ اپنی ذات میں کامل ہو گا تیسرا یہ کہ کام مٹنے کا نہیں۔ جب بھی کوئی نقص پیدا ہو گا ہم آپ کو ایسا بیٹا دے دیا کریں گے جو اسے دور کر دے۔ روحانی بیٹوں میں سے جو سب سے بڑا حضورؐ کو غلام ہونا تھا وہی حضورؐ کے لئے سب سے بڑی خوشی پیدا کرنے کا موجب ہوتا۔ یہ ظاہر ہے کہ جب سب سے زیادہ خطرناک اور گمراہی کا دور ہوتا۔ تبھی سب سے بڑے روحانی بیٹے کی ضرورت ہوتی۔ چنانچہ حضورؐ نے دجال کے عظیم فتنہ کا ذکر کیا کہ جس سے ہر نبی اپنی قوم کو ڈراتا چلا آیا اور اس کے ازالہ کے لئے سب سے بڑے بیٹے مہدی و مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ خود دے دیا جبکہ حضرت زکریاؑ نے خود دعا کی تھی کہ واجعلہ رب رضیا کہ اے رب میری اولاد کو پسندیدہ بنا دیو۔

ووجدک ضالا فھدیٰ کے مقابل پر فاما الیتیم فلا تقھر اور ووجدک عائلا فاغنیٰ کے مقابل پر فرمایا۔ واما السائل فلا تنھر اور ووجدک ... فاما بنعمۃ ربک فحدث۔ کہ چونکہ آپؐ کو ہم نے طالب ہدایت پا کر ہدایت دی اب آپؐ کسی سائل روحانی کو مت جھڑکیں اور عیال کی خبرگیری کے واقف دیکھا تو دولتِ روحانی دی۔ اس لئے اس نعمت کو عملی کر کے اور تبلیغ کر کے اظہار کیجئے ظاہر ہے سائل سے مراد روحانی سائل ہے ورنہ حضورؐ کی وفات کے بعد دنیوی سائل کو آپؐ سے کچھ بھی نہیں مل سکتا۔ اسی طرح دنیوی دولت کے رنگ میں حضورؐ سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ یہاں بتایا کہ اسلام پر کبھی ایسا زمانہ آئے گا کہ کوئی روحانی سائل اس کے دروازہ سے دھتکارا جائے۔ کہ جاؤ تمہاری روحانی خواہش پوری نہیں کی جا سکتی۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ امتِ محمدیہ میں مثلاً عیسیٰؑ کی قسم کا سائل جو کر آئے۔ لیکن کہا جائے کہ اب امت موسوی کے نبی حضرت عیسےٰؑ اس سائل کے سوال کو پورا کریں گے۔ آنحضرت صلعم کا فیض خود یہاں ماندہ و بے چارہ ہو گیا ہے۔ یہ بھی بتایا کہ اگر سائل اپنے ایمان و اعمال صالحہ سے درجہ صالحیت کا طالب ہو تو وہ درجہ ملے گا۔ درجہ شہیدیت یا درجہ صدیقیت یا درجہ نبوت کا سائل ہو گا۔ تو وہ ملے گا۔ کسی سائل کو دھتکارا نہیں جائے گا۔ کہ یہ درجہ نہیں مل سکتا۔ آپؐ کو غنی بنایا گیا ہے۔ آپؐ کے پاس ہر درجہ کے سائل کے لئے غنیٰ اور دولت ہے۔ یہی دولت ہے جس کا یہاں ذکر ہے۔ ورنہ ظاہری دولت کے لحاظ سے آپؐ اپنی زندگی میں بھی ہر ایک سائل کی ضرورت پوری نہ کر سکتے تھے۔ چنانچہ قرآن مجید میں بھی ذکر آتا ہے کہ صحابہؓ میں سے بعض جہاد پر جانے کے لئے سواری مانگتے ہیں تو آپؐ فرماتے ہیں۔ کہ سواری دینے کے لئے میرے پاس نہیں۔

(و) مکی سورت الانشراح میں فرمایا ان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا یعنی دو عسر اور ان کے بعد دو یسر کا ذکر ہے۔ ایک تنگی کا زمانہ تو ابتدائے اسلام میں تھا اور وہ دور ہو کر خوشحالی میں تبدیل ہوا دوسرا دجالی فتنہ

کے رنگ میں آنے والا تھا۔ جس کے بعد ربوہ مہدی و مسیح پیدا ہونے کا وعدہ دیا۔ چنانچہ حضور صلعم نے فرمایا بدأ الاسلام غریبا و سیعود غریبا فطوبیٰ للغرباء حضرت زکریاؑ کی طرح حضور صلعم کو بھی فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب میں ان بشارات پر ذکرالہٰی کا ارشاد ہوا۔

(ز) سورہ العصر مکیہ میں والعصر ان الانسان لفی خسر الخ میں بتلایا کہ دجالی اقوام ذوربین اسپنے تئیں تو انسان سمجھتی ہوں گی۔ اور دیگر رنگدار اقوام کو انسان ہی نہ سمجھتی ہوں گی۔ ہم آنحضرت صلعم کے زمانۂ نبوت کو بطور شہادت پیش کرتے ہیں۔ کہ حضورؐ کی بعثت ثانیہ برنگ مہدی و مسیح موعود حضورؐ کے پہلے زمانۂ نبوت کی طرح کامیاب ہوگی۔ کیونکہ ایمان لانے والے اعمال صالحہ بجا لائیں گے۔ اور حق و صبر کی تلقین و تبلیغ کریں گے اور انسان کہلانے والی دجالی اقوام ان کے مقابل مغلوب ہو جائیں گی۔

(ح) سورۃ الفیل مکی میں بتایا کہ جیسے پہلے اصحاب الفیل نے جو عیسائی تھے اس مقام کو جو مرکز اسلام بننے والا تھا تباہ کرنا چاہا اور خود نیست و نابود ہوئے اسی طرح اصحاب الفیل کے رنگ میں عیسائیت جب آخری زمانہ میں اسلام پر حملہ آور ہوگی اور وہ طاقتور ہوگی۔ اور اسلام کے نام لیوا ظاہراً بے طاقت ہوں گے اس وقت بھی اللہ تعالیٰ اسلام کی نصرت فرمائے گا۔

(ط) مکی سورہ زخرف میں بھی مثیل مسیح کی آمد کا ذکر ہے۔

اسی طرح اور بھی بعض مکی سورتوں میں اس امر کا ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات میں جو مذکورہ بالا آیات وغیرہ آئی ہیں۔ ان کا ایک مطلب ان آیات کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی طرف متوجہ کرنا ہے۔ چنانچہ حضور کے الہامات ذیل میں ہیں:۔

بعد العسر یسر (تذکرہ ص ۱۲) آگے تذکرہ کے حوالے ہیں) یہاں روحانی عسر و یسر مراد ہیں۔ چنانچہ سالقہ کے الہامات میں روحانی امور حضرت موسیٰ پر تجلی وغیرہ کا ذکر ہے

انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر (ص ۹۰) انا اعطیناک الکوثر (ص ۲۳۳) یہ سارا سورت نازل ہوئی (ص ۲۶۷، ۵۴۴)

والضحیٰ تا خیر لک من الاولیٰ (ص ۴۵۹) والضحیٰ سے وما قلیٰ تک الہام ہوا۔ (ص ۷۷۸) واما بنعمۃ ربک فحدث (ص ۱۱۳، ۵۱۷، ۵۳۲، ۵۳۴)

ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین

سورۃ اللیل لفظ الفضل تک الہام ہوئی (ص ۶۸۵) لفظ ابابیل تک الہام ہوئی (ص ۶۷۹) لفظ تضلیل تک الہام ہوئی (ص ۴۵، ۴۲۷) یہ ساری صورت الہام ہوئی اور حضور نے فرمایا کہ اس زمانہ میں تائید اسلام ہوگی اور حملہ آوروں سے اللہ تعالیٰ اصحاب فیل والا سلوک کریگا (ص ۱۳)

سورۃ العصر کا معہ الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات الہام ہوا (ص ۲۱۲) الہام یٰس والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین علیٰ صراط مستقیم تنزیل العزیز الرحیم (ص ۶۳۴) سورہ یٰس کی پیشگوئی کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

شذرات صفحہ چھ سے آگے

ہڑتالوں کی وباء

گذشتہ چند روز میں بھارت میں ہڑتالوں کے جو واقعات رونما ہوئے درج ذیل ہیں:۔

(۱) حکومت پنجاب کے ایک فیصلہ کے خلاف مشرقی پنجاب میں آٹھ ہزار بس ورکرز نے ہڑتال کر دی۔ ۱۲ سو بسوں کی نقل و حرکت بند ہوگئی۔ لدھیانہ میں لوگوں نے ہڑتالیوں کی ترغیب پر بسوں پر سفر کرنے سے انکار کر دیا۔ لدھیانہ میں ہڑتالی بس ورکروں کا جلوس نکالا گیا

(۲) کپورتھلہ میں شرنارتھیوں کی کمیٹی میں حکومت نے کمیٹی توڑ کر دی۔ پانچ نے بھوک ہڑتال کر دی۔ ایک کی حالت نازک ہے۔ کانگرس کمیٹی نے اپیل کی کہ بھوک ہڑتالیوں کی جان بچانے کے لئے توجہ کی جانی چاہیئے۔

(۳) دہلی کے کچھ ہتھروں نے میونسپل کمیٹی سے متعلق اپنے مطالبات کے بارہ میں بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ حکومت دہلی سے مداخلت کی اپیل کی گئی ہے۔

(۴) ۲۹ر مارچ کو پانصد مزدوروں کا جلوس ریاستی اسمبلی کی طرف روانہ ہوا۔ مزدوروں کے پاس لاٹھیاں تھیں جو پولیس پر استعمال کیں اور خشت باری بھی کی۔ جس سے سترہ کانسٹیبل مجروح ہوئے۔ پولیس نے بھی لاٹھی چارج کیا۔ اور آنسو گیس بھی چھوڑی۔

(۵) احمد آباد۔ ۹ر اپریل۔ جودھپور میں میلہ میں شامل ہونے کی غرض سے جانے والے لگ بھگ تین سو اشخاص نے ریلوے لائن پر دھرنا مار دیا۔ جس کے نتیجہ کے طور پر دہلی میل کو کافی دیر تک رکنا پڑا۔

(۶) آندھرا میں پھر گڑبڑ شروع ہوئی۔ اور ٹیلیفون کے کھمبے اکھاڑنے اور تار کاٹنے کے واقعات رونما ہوئے۔ کئی مقامات پر گاڑیاں روک لی گئیں۔ سیتارام کی حالت (جس نے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے) نازک ہو چکی ہے۔ اور اس سے عوام میں تشویش پیدا ہو چکی ہے۔

ان کے مطالعہ سے ظاہر ہے کہ بھارت میں ہڑتالوں کی مرض اب وباء کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ جبکہ یہ ملک جمہوری ہے اور خود عوام اپنے نمائندوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ پھر ان پر عوام کو اعتماد کیوں نہیں کہ ان کے نمائندے دیانتداری سے نظم و نسق کو سرانجام دیتے ہوں گے؟ ہڑتالوں کی اس وبائی شکل سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ تقسیم ملک کے بعد عوام کا اخلاقی معیار گر گیا ہے اسی لئے غیر معقول امور کے لئے بھی بھوک ہڑتال کر دی جاتی ہے۔ اور دور ناندیش سربراہ بلاوجہ رائے عامہ منظم کر کے ملک کے امن و امان کو تباہ کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ بھارت کی حکومت بھی اس بارہ میں پوری سنجیدگی سے غور کرے کہ اس وباء کے ازالہ کے لئے رائے عامہ کو منظم کرے ورنہ سہ

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

کے مطابق نامعلوم پھر یہ وباء روکنے سے بھی رک سکے گی یا نہ رک سکے گی۔ ہڑتال کے متعلق ہم روزنامہ پرتاپ جالندھر کا ذیل کا اقتباس پڑھئے اور اس ہولناک مصیبت کا اندازہ لگایئے:۔

"معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں سرکار سے اپنی بات منوانے کا بھوک ہڑتال کے سوائے کوئی ساہ من نہیں رہا۔ اگر کوئی یونیورسٹی کسی لڑکے کو پرچہ نقل کرنے کے لئے ایک دو سال کے لئے کالج سے نکال دے تو بھوک ہڑتال ہو جاتی ہے۔ اگر ... کسی پروفیسر کہنا ناقل ہونے کی وجہ سے جواب دے دے تو وہ فوراً اس کی خاطر لڑکے بھوک ہڑتال کر دیتے ہیں۔ طلباء پرنسپل کے خلاف۔ مزدور کارخانہ دار کے خلاف اور رعایا حکومت کے خلاف بھوک ہڑتال کے حربے سے کام لینے لگی ہے۔ ... ۔ ۔ ۔ شری راموپو نے آندھرا کا صوبہ بنوانے کے لئے بھوک ہڑتال کی اپنی جان عزیز دے دی۔ اور صوبہ بن گیا ... ہندوستان میں بھوک ہڑتال ایک وبائی شکل اختیار کر گئی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کو اسے روکنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔" (۵۴/۴/۲)

آج سے قریباً تیس سال قبل حضرت امام جماعت احمدیہ نے ہڑتالوں وغیرہ کے طریق سے منع کیا تھا۔ اور فرماتے تھے کہ عوام ایسی باتیں سیکھ کر اپنی حکومت آنے پر اسے بھی تنگ کریں گے۔ اور حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے قریباً پچاس برس قبل ان معمولی نظر آنے والی ہڑتالوں میں بغاوت کے غیر مرئی جراثیم دیکھ کر اپنی جماعت کو ان سے سختی سے باز رکھنے کی سعی مشکور فرمائی تھی کاش ہمارے بھارت نواسی اس مرحلہ پر ہی اس پر عمل پیرا ہوں۔ ضرورت ہے کہ حکومت کبھی بھی ان ہڑتالیوں سے ہمدردی کا اظہار نہ کرے۔ راموپو نے بھوک ہڑتال سے زندگی گنوا دی تو پارلیمنٹ میں اس کی تعریف کی گئی۔ ایسی تعریفیں ایسی ناجائز ہڑتالوں وغیرہ کی تباہ کن آگ پر تیل کا کام دیتی ہیں۔ اور اس قسم کے ناجائز جذبات اور بھی مشتعل ہوتے ہیں۔ بھارت کے پریس پر بھی واجب ہے کہ ایسی خبروں کو دیدہ زیب رنگ میں شائع نہ کرے۔ اخبارات قوم کے اخلاق پر ہر طرح گہرا اثر ڈالنے کا موجب ہوتے ہیں حکومت کی طرف سے پوری سختی سے ایسے افعال کی مذمت ہونی چاہیئے جیسے وزیر داخلہ ڈاکٹر کاٹجو نے نومبر گذشتہ میں فرمایا تھا کہ دھمکیوں اور دباؤ سے ٹھیک کوئی حکومت کام نہیں کر سکتی۔ نیز آپ نے سیاسی مقاصد کے حصول کیلئے مرن برت کی مذمت کی تھی اسی طرح چند روز قبل امرتسر میں صنعتی نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے مسٹر بھرجر وزیر اعلیٰ نے نامناسب اور غیر سنجیدہ مظاہروں کے متعلق کہا کہ حکومت ان کو سختی سے دبا دیگی۔ اور دھمکیوں کو کسی حالت میں بھی برداشت نہیں کرے گی۔

۵۴/۴ سے قادیان امرتسر ریلوے اوقات میں تبدیلی

اسٹیشن		(۱)	(۲)	(۳)	(۴)	(۵)
امرتسر	روانگی	۳-۳۰	-	۸-۳۰	۱۲-۵۰	۱۷-۴۰
بٹالہ	آمد	۴-۳۱		۹-۲۷	۱۵-۰	۱۸-۴۲
	روانگی	۴-۵۸	۵-۱۵، ۷-	۹-۴۰	۱۵-۱۵	۱۹-۱۵
قادیان	آمد	۵-۳	۷-۵۵	۱۰-۳۰	۱۶-۰	۱۹-۵۰
قادیان	روانگی	۶-۰	۸-۳۰	۱۱-۰	۱۷-۰	۲۰-۱۵
بٹالہ	آمد	۶-۴۵	۹-۱۵	۱۱-۳۳	۱۷-۵۰	۲۰-۴۱
	روانگی	۷-۴	۱۰-۴۲	۱۱-۴۱	۱۸-۵۸	۲۱-۰
امرتسر	آمد	۸--	۱۲-۰	۱۲-۱۷	۱۹-۵۸	۲۲-۰

حیدرآباد میں جلسہ مصلح موعود

جلسہ یوم مصلح موعود۔ زیر صدارت مکرم سید بشارت احمد صاحب امیر جماعت حیدرآباد ۲۰ فروری ۱۹۵۷ء کو احمدیہ جوبلی ہال میں منعقد ہوا۔ جلسہ کا اعلان اخبارات میں بخوبی کیا گیا اور لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ کار میں شہر بھر میں کئی گھنٹے اس کی پبلسٹی کی گئی۔ چنانچہ ہال میں کافی تعداد میں غیر احمدی سامعین بھی علاوہ احمدی احباب کے موجود تھے۔ مستورات کے لئے بخوبی انتظام تھا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم سیٹھ علی محمد صاحب ایم اے وائس پرنسپل اور حضرت عرفانی ... الاسدی نے سکندرآباد کی طرف سے تقاریر کیں مولوی محمد اسمٰعیل ... آور مکرم مولوی فضل الدین صاحب نے حیدرآباد کی طرف سے پروگرام میں شرکت کر کے ... تقاریر کیں۔ اور چاروں مقررین نے اس زندہ نشان کی عظمت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنی تقاریر میں ذکر کیا۔ آخر میں صدر محترم نے بھی مناسب پیرایہ میں مزید روشنی ڈالی۔ اور بخیر و خوبی یہ جلسہ جو جماعت حیدرآباد و سکندرآباد کی طرف سے مشترکہ طور پر کیا گیا تھا۔ اختتام پذیر ہوا۔

حضرت مصلح موعود

ذیل کی نظم حیدرآباد (دکن) کے جلسہ مصلح موعود کے لئے مکرم ذوقی صاحب نے رقم کی تھی

آج یومِ مصلح موعود ہے — ظلمتوں میں نور کا مولود ہے
ہے خلیفہ اور ہمارا حکمراں — وہ سلیماں مظہرِ داؤد ہے
آگیا مامور اپنے وقت پر — جس کی قرآں میں خبر موجود ہے
ہر حدیث اس کی صداقت پر گواہ — اس کی بعثت پر زمیں مشہود ہے
چاند سورج بھی شہادت دے چکے — غفلت اب بیکار ہے بے سود ہے
ہو رہی ہے چودھویں صدی بھی ختم — اس کے آگے اور کیا مقصود ہے
صاف کہتا ہے یہی قرآن پاک — دشمنِ حق جو ہے وہ نابود ہے
صاف کیجئے آنکھ کے پانی سے اب — دین کا چہرہ غبار آلود ہے
آج لاکھوں ہیں مسلماں دہر میں — کہتے ہیں اسلام پھر مفقود ہے
ہم علم بردار ہیں اسلام کے — ہم میں اک حق کا نشاں موجود ہے
جو ہمارا ہے امیر المومنین — یادگارِ مہدیٔ مسعود ہے

رحم کر ذوقی پہ اے ربِ رحیم
تیرا وہ بندہ ہے تو معبود ہے

چھ صحیح حدیثیں (صحاح ستہ) ان کے مصنفین کے نام اور عمریں

از مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ... یادگیر (دکن)

نام کتاب صحاح ستہ	نام مصنف ...	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	کل عمر
۱۔ صحیح بخاری	امام محمد بن اسماعیل البخاری	۱۹۱ھ	۲۵۶ھ	۶۲ برس
۲۔ صحیح مسلم	امام مسلم بن الحجاج القشیری	۲۰۴ھ	۲۶۱ھ	۷۵ برس
۳۔ جامع ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۰۹ھ	[illegible]	۷۰ برس
۴۔ سنن ابو داؤد	امام ابو داؤد سلیمان الاشعث السجستانی	۲۰۲ھ	۲۷۵ھ	۷۳ برس
۵۔ سنن نسائی	امام احمد بن شعیب النسائی	۲۱۵ھ	۳۰۶ھ	۹۱ برس
۶۔ سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی	۲۰۹ھ	۲۷۳ھ	۶۴ برس

۸۷۔ مکرم سید عبدالقدیر صاحب کٹک -/۱۲/-
۸۸۔ ۔ مرزا شیر علی بیگ صاحب ٹانگاکوڈا ۶/۱/-
۸۹۔ ۔ ایم حسن کویا صاحب کوڈالی ۱۵/۱/-
۹۰۔ ۔ کے پی عبدالرحیم صاحب ۔ ۸/۴/-
۹۱۔ ۔ ایم محمود صاحب ۔ ۱۳/۱/-
۹۲۔ ۔ وی پی عبدالغنی صاحب ۔ ۱۳/-
۹۳۔ ۔ اے محمود کنجو صاحب کروناگاپلی ۲۳/-
۹۴۔ ۔ ایم محی الدین صاحب ۔ ۱۵/۱۵/۴
۹۵۔ ۔ پی کے راویہ بی بی صاحبہ ۹/۱۳/۶
۹۶۔ ۔ عبدالرحمٰن صاحب گہنائی رشی نگر ۵/۱/-
۹۷۔ ۔ غلام محمد صاحب گہنائی ۔ ۵/۱/-
۹۸۔ ۔ عبدالستار صاحب گہنائی ۔ ۵/۱/-
۹۹۔ ۔ عبدالسبحان صاحب گہنائی ۔ ۵/-
۱۰۰۔ ۔ محمد عبداللہ صاحب گہنائی ۔ ۵/-
۱۰۱۔ ۔ عبدالغنی صاحب بانڈے مع متعلقین ماندوجن ۶/۸/-
۱۰۲۔ ۔ غلام احمد شاہ صاحب ناندوجن ۵/-
۱۰۳۔ ۔ اہل و عیال غلام احمد شاہ صاحب ماندوجن ۵/-
۱۰۴۔ ۔ عبدالغفار صاحب لون شورت ۵/-
۱۰۵۔ ۔ خواجہ غلام محمد صاحب وانی باندی پورہ ۵/-
۱۰۶۔ اہلیہ صاحبہ خواجہ غلام محمد صاحب وانی باندی پورہ ۵/-
۱۰۷۔ ۔ بشیر احمد خواجہ اسد جو صاحب باندی پورہ ۵/-
۱۰۸۔ ۔ راجہ بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ ثناء اللہ باندی پورہ ۵/-
۱۰۹۔ ۔ ساجدہ بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ عبدالغنی صاحب باندی پورہ ۵/-
۱۱۰۔ عزیز مشتاق احمد و بشیر احمد صاحب باندی پورہ -/۸/-
۱۱۱۔ عزیز محمد یحییٰ صاحب ولد خواجہ غلام محمد صاحب باندی پورہ -/۸/-
۱۱۲۔ دختران خواجہ غلام محمد صاحب باندی پورہ -/۸/-
۱۱۳۔ اہلیہ اسد جو صاحب باندی پورہ ۵/-
۱۱۴۔ عزیز ظفر اللہ ولد خواجہ ثناء اللہ صاحب باندی پورہ -/۴/-

ایک غلطی کی تصحیح!

ڈچ ترجمۃ القرآن ڈچ سپیکنگ متعینین انگلستان کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا ہوا گذشتہ اشاعت میں انڈونیشین سہواً لکھا گیا۔

(بقیہ صفحہ نمبر ۵)

رسالت محمدیہ کا زندہ ثبوت دنیا میں پیش کر رہا ہے۔ اور نہ صرف ملک شام ہی بلکہ اور بھی بہت سے ممالک جو صلیب پرست تھے اور عیسائیت کا باغ تھے۔ فلسطین، اردن، عراق، یمن، ترکی، مصر اور شمالی افریقہ سب اسی شہادت کو پانچ بار روزانہ ادا کر رہے ہیں۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو جو روح الحق کے متعلق تھی کہ وہ ہر ایک چیز دوں سے حصہ پائے گی کی عملی تصدیق کر رہے ہیں۔ اور (قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا) کی شہادت دے رہے ہیں۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم۔

ہمارے حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے آپ کی مدح میں براہین احمدیہ میں کیا خوب فرمایا ہے:-

احمد آخر زماں کز نور او
شد دل مردم ز نور تاباں ترے
پہلوان حضرت رب جلیل
بر میاں بستہ ز شوکت خنجرے
تیر او تیزی بہر میدان نمود
تیغ او ہر جا نمودہ جوہرے
کرد ثابت بر جہاں عجز بتاں
وانمودہ زور آن قادرے
تا نماند بے خبر از زور حق
بت ستانے بت پرست و بت گرے
عاشق صدق و سداد و راستی
دشمن کذب و فساد و ہر شرے
خواجہ و مر عاجزان را بندۂ
بادشاہ و بیکساں را چاکرے
آں ترحمہا کہ خلق از وے بدید
کس ندیدہ از جہاں از مادرے
از خراب شوق جاناں بے خودے
در رہش بر خاک بنہادہ سرے
روشنی از وے بہر قومے رسید
نور او رخشید بر ہر کشورے
صلے اللہ علیہ وسلم

درخواست دعا

عزیزم فضل احمد ابن مکرم بابو تاج الدین صاحب سرینگر و عزیزم محمد یوسف ابن مکرم حاجی عبدالغنی صاحب بانڈی پورہ ایف اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ مکرم بخشی غلام محمد صاحب (سرینگر) کے چار بچے امتحان دے رہے ہیں۔ احباب سب کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار حکیم محمد سعید مبلغ سرینگر۔

تحریک درویش فنڈ میں وصولی ماہ مارچ ۱۹۵۴ء کی فہرست اور اعلانِ دعا

جن احباب کی طرف سے ماہ مارچ میں درویش فنڈ کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہوئی ہیں۔ ان کی اسم وار فہرست ذیل میں شائع کی جاتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کے کاروبار اور خاندانوں میں برکت ڈالے اور مزید خدمات کے مواقع عطا فرمائے۔

اس فنڈ کی ضرورت اور اہمیت کے متعلق پیشتر ازیں مختلف اوقات میں حضور ایدہ اللہ اور جماعتی و انفرادی رنگ میں تحریکات کرتے ہوئے توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ اور اس فنڈ کو بڑھانے اور مضبوط بنانے کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد بھی احباب تک پہنچایا جا چکا ہے۔

مستقل ماہوار ضروری اخراجات کے مقابل پر موجودہ آمد درویش فنڈ بہت کم ہے اور اس میں ابھی بہت اضافہ کی ضرورت ہے۔ بہت سے احباب ایسے ہیں جنہوں نے اخلاص کا اظہار کرتے ہوئے ماہوار ادائیگی کے لئے وعدہ ارسال فرمائے لیکن ان کی طرف سے ادائیگی میں باقاعدگی نہیں ہوئی۔ ایسے احباب باقاعدگی سے ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور اپنے بقایا جات ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

جو احباب کسی مجبوری کی وجہ سے قبل ازیں وعدے نہ کر سکے ہوں وہ اب اس تحریک میں شرکت فرمائیں۔ اور جو احباب ہر ماہ درویش فنڈ میں شمولیت کی استطاعت نہ رکھتے ہوں ان کو چاہیئے کہ وقتاً فوقتاً اس تحریک میں حسب توفیق شریک ہونے کی سعادت حاصل کریں۔

ناظر بیت المال قادیان

فہرست وصولی درویش فنڈ ماہ مارچ ۱۹۵۴ء

نمبر شمار	نام معطی	مقام	رقم
۱	محمد یونس صاحب ابراہیم پور	[illegible]ت پور	۱ — ۔ — ۔
۲	شیخ جبار صاحب	کیرنگ	۱ — ۔ — ۔
۳	ایم علی حسن کنجو صاحب	کروناگاپلی	۲ — ۔ — ۔
۴	بی علی حسن صاحب	〃	۲ — ۔ — ۔
۵	ایم محی الدین صاحب	〃	۶ — ۔ — ۔
۶	پی۔ کے رابعہ بی بی صاحبہ	〃	۶ — ۔ — ۔
۷	کے۔ پی شمس الدین صاحب	〃	۱ — ۔ — ۔
۸	اکبر حسین صاحب	بھاگلپور	۲ — ۔ — ۔
۹	ڈاکٹر محمد لطیف صاحب	جے پور	۲۰ — ۔ — ۔
۱۰	ڈاکٹر محمد سعید صاحب	〃	۲۰ — ۔ — ۔
۱۱	مولوی سید محمد احمد صاحب	کیمبل پور	۳ — ۔ — ۔
۱۲	میاں عبدالرحمن خان صاحب	مالیرکوٹلہ	۵ — ۔ — ۔
۱۳	پروفیسر سید اختر احمد صاحب پٹنہ کالج	پٹنہ	۱۰ — ۔ — ۔
۱۴	ایم سی محمد صاحب	قاضی کوڈی	۱ — ۔ — ۔
۱۵	سی محمد صاحب	〃	۳ — ۔ — ۔
۱۶	اہلیہ قریشی محمد صادق صاحب	شاہجہانپور	۱۰ — ۔ — ۔
۱۷	مولوی سید بشیر الدین احمد صاحب	سونگھڑہ	۱۰ — ۔ — ۔
۱۸	یار محمد صاحب نسرین نور	کٹک	۵ — ۔ — ۔
۱۹	سیٹھ محمد معین الدین صاحب	چنتہ کنٹہ	۱۸۰ — ۔ — ۔
۲۰	میاں محمد صدیق صاحب بانی	کلکتہ	۲۵ — ۔ — ۔
۲۱	زبیدہ بیگم صاحبہ والدہ بشیر احمد صاحب	〃	۳۰ — ۔ — ۔
۲۲	احمد حسین صاحب سلوکیہ	مالشیس	۲۸ — ۳ — ۔
۲۳	ایم ابراہیم صاحب کٹی	پینگاڈی	۴ — ۔ — ۔
۲۴	کے ایم علی صاحب	〃	۲
۲۵	ایم ابراہیم صاحب	پینگاڈی	۱۲ — ۔ — ۔
۲۶	جی احمد صاحب	〃	۷ — ۔ — ۔
۲۷	اے سلیمان صاحب	〃	۳۰ — ۔ — ۔
۲۸	سی کے ٹی شاپ	〃	۴ — ۔ — ۔
۲۹	اے محمد صاحب کمبہ	سلاتہ کدرہ	۱ — ۔ — ۔
	کل وصولی میزان درویش فنڈ		۴۳۲ — ۴ — ۔

ایک مسرت آمیز شکر الٰہی!

۴ اپریل ۱۹۵۴ء بروز جمعہ باوجود علالت مزاج کے عزیزم مکرم میاں محمد احمد حسین صاحب سعید وکیل پریذیڈنٹ جماعت تیاپور (حیدرآباد دکن) کی دو دختران نیک اختر کی تقریب نکاح کی شرکت کے لئے میں خود تیاپور پہنچا۔ اور محترم مولانا محمد سلیم صاحب (مبلغ کلکتہ) کو بھی جو ان دنوں حیدرآباد میں تشریف فرما ہیں اس تقریب کی شرکت کے لئے مخلصانہ رنگ میں آمادہ کیا اور وہ بھی تشریف لے گئے۔ وکیل صاحب موصوف کی وکالت بعد کامیاب وکالت ہے۔ عدالت و کوتوالی و امور عامہ کے عہدہ داران نگری اور ہندو و مسلم کلاء و تجار و ساہوکار چیدہ چیدہ لوگوں سے مجمع بھرا ہوا تھا۔ مولانا سلیم صاحب سے میں نے خطبہ نکاح پڑھنے کی درخواست کی۔ اور مولانا نے تقریباً ایک گھنٹہ پر معارف خطبہ نکاح پڑھتے ہوئے تنظیم جماعت کے مد نظر جس سادگی کے ساتھ مجلس نکاح منعقد ہوئی اس کی تشریح کرتے ہوئے یہ بتلایا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے شادی کے موقعہ پر دعوت طعام بلکہ چائے وغیرہ کو بھی منع فرما دیا ہے اس کا سامعین پر بہت عمدہ اثر ہوا۔

۲۔ جماعت حیدرآباد کے مخلص رضا کار کے دو عزیز نوجوان میاں مبشر احمد خان قائم خان کا نکاح بڑی دختر زرجان بیگم سے ہوا اور وہ سو سکہ رائج الوقت پر ہوا اور چھوٹی دختر عزیزہ ناصرہ بیگم کا نکاح میاں مبشر احمد سے بھی ہوا اور وہ سو سکہ رائج الوقت پر ہوا۔ احباب جماعت نے اور تمام حاضرین نے خلوص کے ساتھ دعا کر کے اس مبارک مجلس کو برخاست کیا۔

ناظرین کرام سے بھی یہ استدعا کروں گا کہ عزیزم مکرم میاں مولوی احمد حسین صاحب کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔ میں عزیز موصوف کو اپنی اولاد کے مماثل سمجھتا ہوں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے حکم کے ماتحت عزیز موصوف کو ہم سال حیدرآباد میں وکالت کی تعلیم اپنی زیر نگرانی دلوائی۔ اب یہ باوجود پولیس ایکشن میں نقصان عظیم برداشت کرنے کے بھی محض اپنی موروثی اراضی کی آمدنی سے حسب ارشاد مقبرہ بہشتی کے لئے مبلغ چار ہزار روپیہ کی گرانقدر رقم پیش کی۔ جب سے مجھے عزیز موصوف سے خاص محبت ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عزیز موصوف کے ان ہر دو لڑکیوں کو اسلام و احمدیت اور ان کے خاندان کے لئے بابرکت فرما دے۔ آمین۔

خاکسار سید بشارت احمد امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن

یہ موصی کہاں ہیں؟

دفتر ہذا کو مکرم احمد شریف صاحب موصی نمبر ۱۲۶۳۹ ولد محی الدین صاحب اور ان کی اہلیہ حلیم النساء صاحبہ موصیہ نمبر ۱۳۰۱۳ بنت غلام قادر صاحب شرق آف سکندرآباد دکن کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے۔ اگر موصیان کی نظر سے یہ اعلان گذرے تو وہ اپنے موجودہ پتہ سے اسی وقت اطلاع دیں۔ اور اگر کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو وہ دفتر ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرما دیں۔ ان کی وصیت کے بارہ میں ان سے خط و کتابت مطلوب ہے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

مختصر اور ضروری خبریں!

۵ اپریل لکھنؤ۔ مغربی یو پی کی نئی ریاست بنانے کے لئے یادداشت پیش کر دی گئی۔ مجوزہ ریاست جغرافیائی اور انتظامی اور مالی اعتبار سے خود کفیل ہوگی۔ اس کا رقبہ تیس ہزار مربع میل اور آبادی دو کروڑ سے اوپر ہوگی۔

نئی دہلی۔ ہندوستان میں امریکہ کے ٹیکنیکل امداد کے مشن کے ڈائرکٹر امریکہ جارہے ہیں۔ تا معلوم کریں کہ ۵۴-۱۹۵۳ء میں امریکہ ہندوستان کو کس قدر امداد دے گا۔

فلاڈلفیا۔ نائب وزیر خارجہ امریکہ نے بیان کیا کہ امریکہ نے بیان کیا کہ امریکہ ہندوستان کے کمیونسٹ ہونے کی نسبت اس بات کو پسند کرے گا کہ ہندوستان آزاد رہے اور امریکہ کی مخالفت کرے۔ امریکہ ہندوستان کو آزاد اور خود مختار دیکھنا چاہتا ہے۔ انہوں نے ہندوستان کے پنجسالہ پلان کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ ۱۹۵۱ء سے اب تک امریکہ ہندوستان کو ۳۹ کروڑ ڈالر کی امداد دے چکا ہے۔ اور آئندہ بھی مزید امداد دے گا۔

لاہور۔ گزشتہ روز پنجاب مسلم لیگ ورکرز کی کنونشن میں وزیر اعلیٰ فیروز خاں نون نے تجویز پیش کی کہ غیر مسلموں کو ممبر بنانے کے لئے مسلم لیگ کے آئین میں تبدیلی کی جائے۔

انقرہ۔ وزیر خارجہ ترکی نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ مشرق وسطیٰ کے دوسرے ممالک اگر پاک ترک معاہدہ میں شامل ہونا چاہیں گے تو انہیں کوئی نہیں روک سکتا۔

جموں۔ وزیر اعظم کشمیر نے بتایا کہ حکومت نے ابھی اطلیقی زمینوں کی تقسیم نہیں کی نیز بتایا کہ پونچھ کی تقسیم کے بعد مقامی صنعتوں کے تحفظ کی ضرورت پڑی تو اس پر غور کیا جائے گا۔

واشنگٹن۔ امریکہ ہندوستان کو ایک کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر مدد دے گا۔

ڈھاکہ۔ وزیر اعلیٰ مشرقی بنگال مسٹر نضل الحق نے کہا کہ صوبائی ایکٹ کو جلد منسوخ کر دیا جائے گا۔

قاہرہ۔ عرب لیگ نے اعلان کیا ہے کہ تمام عرب ممالک اسرائیل کے خلاف متحدہ محاذ قائم رکھیں گے۔ پانڈیچری۔ مقبوضات فرانس میں سے ۲۹ دیہات آزاد ہو چکے ہیں۔

ٹوکیو۔ جن ۲۳ جاپانی مچھیروں پر ہائیڈروجن بم کے دھماکہ کا اثر ہوا تھا اب ان کی حالت بہت خراب ہے۔ ڈاکٹر نے سمجھا ہے کہ یہ مچھیرے اب دوبارہ سمندر میں جانے کے قابل نہیں رہیں گے۔

کراچی۔ سپریم کورٹ کا کوئی جج ریٹائر ہونے کے بعد پاکستان کی کسی عدالت میں وکیل کی حیثیت سے پیش نہیں ہوگا۔

ہانگ کانگ۔ چینی اخبارات کی خبروں کے مطابق سرخ چین میں اناج کی سخت قلت ہے۔ اخبارات کا کہنا ہے کہ تاجر اور کمیونسٹ دشمن عناصر حکومت کے زرعی پروگرام کو ناکام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ۲۵ کروڑ سے زائد افراد پر قحط کا اثر پڑا ہے۔

سیگاؤں۔ ویٹ منہ کمانڈر نے ابھی تک فرانسیسی کمانڈر کی اس تجویز کا جواب نہیں دیا کہ عارضی طور پر جنگ بند کر دی جائے۔

نئی دہلی۔ ترقی کے دو منصوبوں کی تکمیل کے سلسلہ میں امریکہ ہندوستان کی مدد کرے گا۔ دونوں ممالک کے درمیان معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔

نئی دہلی۔ ہند پارلیمنٹ میں وزیر داخلہ ڈاکٹر کاٹجو نے ہندوستان میں غیر ملکی مشنریوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر وہ اس ملک میں اگر عوام کے مقابلہ میں صف آرا ہوتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہمارا مذہب اچھا ہے تمہارا خراب تو یہ مذہب کا سوال نہیں رہتا بلکہ یہ امن و انتظام کا سوال بن جاتا ہے جسے کسی حالت میں برداشت نہیں کیا جاسکتا ڈاکٹر کاٹجو نے ہندوستانی عیسائیوں کو بھی دو بارہ کہا کہ حکومت انہیں ناپسند نہیں کرتی انہیں اپنے مذہب کی تبلیغ کا حق ہے۔ لیکن امن و عافیت کے نقطۂ نظر سے ہی تبلیغی سرگرمیوں کو دیکھا جائے گا۔

قاہرہ۔ مصر کی انقلابی کونسل نے مخالف پارٹیوں کو سختی سے دبانے کی مہم شروع کر دی۔ جمہوریت کے حق میں مظاہروں کے بعد دو یونیورسٹیاں بند کر دی گئیں۔ چالیس طلبہ کو گرفتار کر لیا گیا۔

لندن۔ منگول شہنشاہ چنگیز خاں کا تابوت جس کی مملکت مشرق میں بحیرۂ زرد سے مغرب میں دریائے ڈینیوب تک پھیلی ہوئی تھی۔ اب منگولیا کی راجدھانی میں پہنچا دیا گیا ہے۔ جہاں سے اس کو اسکے جانشین لے جا کر اس کے خاندانی قبرستان میں دفن کر دیا جائے گا۔

۸ اپریل۔ صدر آئزن ہاور نے بیان کیا کہ ہم روس کے بموں سے نہیں ڈرتے امریکہ نے جتنے بڑے ہائیڈروجن بم بنائے ہیں۔ اب ان سے بڑا بنانے کی کوشش نہیں کرے گا۔ امریکہ کی اس قسم کی خواہش یا ارادہ نہیں ہے کہ وہ بڑے سے بڑا ہائیڈروجن بم بنائے یا اب کوئی قدم اٹھائے کہ کتنا بڑا اور تباہ کن ہائیڈروجن بم تیار کیا جاسکتا ہے۔

نئی دہلی۔ وزیر فنانس مسٹر دیشمکھ نے اپنا استعفیٰ واپس لے لیا۔ وزیر اعظم مسٹر جواہر لال نہرو نے ان کی تمام غلط فہمیاں دور کر دیں۔

ٹوکیو۔ جاپان کی پارلیمنٹری کمیٹی میں ایک سائنس دان نے بیان کیا کہ ہائیڈروجن بموں کی آزمائش بند نہ کی گئی تو بچے بدصورت پیدا ہونے لگیں گے۔

لندن۔ ہائیڈروجن بم کے متعلق چرچل وزیر اعظم کے حالیہ بیان پر طرح طرح کی خیال آرائیاں ہو رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مسٹر چرچل میں موجودہ حالات کو سمجھنے کا شعور نہیں رہا۔ ان کی پارٹی کے لوگوں میں بھی اختلاف پیدا ہو گئے ہیں۔

پیرس۔ فرانس کی قومی اسمبلی نے فیصلہ کیا ہے کہ بچوں کو بھوکا رکھ کر ہلاک کرنے والے والدین کو سزائے موت دی جائے گی نیز اس قانون کا اطلاق لوگوں پر بھی ہوگا۔ جو مذہبی اصولوں کی وجہ سے اپنے بیمار بچوں کا علاج نہیں کراتے۔

کراچی۔ امریکی فوجی مشن نے فوجی ضروریات سے متعلق رپورٹ تیار کر لی ہے۔ اس کا وفد امریکہ واپس روانہ ہو رہے ہیں۔

کلکتہ۔ حکومت مغربی بنگال عنقریب ایک کمیٹی مقرر کرے گی۔ جو ہندی کو بصورت دیگر رومن رسم الخط میں لکھنے کے سوال پر غور کرے گی۔

لندن۔ نئے سال کے بجٹ کا ایک تہائی دفاع پر صرف ہوگا۔ کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا۔

ہنوئی۔ ہند چینی میں جنگ ہنوئی کے قریب پہنچ گئی۔ توپوں کی آواز شہر میں گونج رہی ہے۔

خط و کتابت
کرتے وقت چٹ نمبر کا
حوالہ ضرور دیا کریں